

الحمد لله

رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام نوحی

الکویتۃ الشہابیہ کفریات الوقایہ

مصنفہ حضرت عالم الہست و ظلال ال
جسمین پیشوائے دہلیہ و نابھہ غیر مقلدین کے اقوال
نفاذ کا کمال ان کفریہ ہوا تا کہ یہاں سے سمیع بن و علائے
دیرین سے ثابت فرما کر کہ یہ کفریہ ہوا تا کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر
نہیں کر سکتے

سل السیوف الہدیہ میں اونکے سات کفریات ذکر کیا گئے
اس میں شتر بان میں آئے

مع رسالہ مسمیٰ بنام نوحی

1998 CEILC
صمصام سنیت بگلوئی نیت

مصنفہ جنابہ والا قاضی محمد عجمی رحید صاحب

حنفی فروعی عظیم آبادی دام بالا اوی
بیس پیشوا و ایک سات کفریات بعض حضرات ایک بارہ کو کفریات
حسب ذرا بشیر مجلس علماء اہل سنت

مطبع اہل سنت و اقی بریلی مدینہ

فہرست مضامین سالہ الکوئٹہ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	خطبہ مع شرح مشاہیر آیات ایمانیہ	۱۶	کفریہ ۱۱۹۶ امام و ابیہ کے مرشد کا مذہب استقامت
۱۰	آدمی کو مرتد کہہ گوتی مسلمان بننے کو پرکھائی		ماکو باتیں کرنا۔
۱۰	خود امام و ابیہ کے اقرار سے و ابیہ و امام	۱۹	کفریہ ۲۲ برائے رسول و ابیہ کہ پیر کو خدا سے جدا
	سب کا کافر ہونا۔		مفسود و الزات بنانا۔
۱۱	کفریات امام و ابیہ کا شمار	"	کفریہ ۳۳ کہ رسول کو ماننا محض خطبہ ہے۔
"	کفریہ اپنا اقرار سے کافر ہونا۔	۲۱	کفریہ ۲۴ غیر انبیاء کو حکم کھلا نبی بنا۔
۱۲	کفریہ ۲۴ تمام امت کو کافر بنا۔	۲۲	اپنے پیر کو نبی بنا دینے کے مفسودے۔
"	کفریہ ۲۴ کہ امت کا چاہر و عقائد کو کفر بنانا	۲۶	کفریہ ۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانیں
"	کفریہ ۲۴ کہ امت کو نبی نہیں		یہ نیک تہمتی کہ معاذ اللہ وہ مرکز مٹی میں مل گئے
۱۳	کفریہ ۲۵ کہ اللہ تعالیٰ کو زمانہ و مکان	۲۸	کفریہ ۲۶ انبیاء علیہم السلام والہ امام کو ناکار
	پاک بنانا اور کافر کا دیر با کفیت بنانا لکھ رہی ہیں		لوگ بتا۔
۱۴	کفریہ ۲۶ اللہ تعالیٰ جندوں سے چرا	۲۹	کفریہ ۲۷ معاذ اللہ اور انہیں چھو چھو کر کہنا۔
	چھپا کر جھوٹ بولنے تو کچھ حرج نہیں	۳۰	کفریہ ۲۸ و ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
۱۵	کفریہ ۲۷ کہ اللہ تعالیٰ کو لٹاؤ لٹاؤ پیتا		علیہ وسلم کو صریح شہید مسمیٰ دینا۔
	تراب مکن ہے۔	۳۵	امام و ابیہ کے طور پر نماز و تلاوت قرآن بے شرک
"	کفریہ ۲۸ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا بنانا و کفر	۳۶	نواب مختار خان جو بالی کے تین بیویاں شریک
۱۶	کفریہ ۲۹ کہ اللہ تعالیٰ عجب آسکے	۴۰	امام و ابیہ کے کفریات کے سات کچھ طیارے۔
"	کفریہ ۳۰ کہ اللہ تعالیٰ کی مصیبت و مخلوق	۴۱	کفریہ ۳۰ امام و ابیہ کا قرآن عظیم کو صاف
"	کفریہ ۳۱ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء و غیرہ		جھٹلانا۔

وَالَّذِينَ يُؤْذِنُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله
 انكروا شيواكى كتابونك اوسك اوال وكتب منه طلاس
 او نير حكم كفر وضلال به نشان صفحاين مسعى نيام تاريخي



از تصانیف جلیله صاحب تحقیقات ابن قریلیات قاهره
 مجرباته حاضر حامی سنن احنافین افضل تحقیق حضرت مولانا
 مولوی محمد عبدالرحمان صاحب قادیان برکاتی برتری عم فیض القوی

کتاب اهل سنت واقعیه مدین طبع

بسم الله الرحمن الرحيم

مسلمہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب
قادر سی فاروقی سلمہ اللہ تعالیٰ ۲۲- جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخدمت پابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتیین ملا ذوالعزیز المحمّد بن خباب مولوی

احمد رضا خاں صاحب اللہم اوم افانما تم و افادنا بتم۔ السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ نیم مقلدین جو تقلید علیہ الرحمہ

کو شرک کہتے ہیں جسے مسلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں بل اولیٰ اصل

مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و ایضاح الحق و یکروز و

توہید العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے ہیں اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے

اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے

نزدیک اپنا امامان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں جیسا تو حروا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب

الحمد لله الذي أرسل رسوله مشاهدا ومبشرا ونذيرا للعوالم
ورسوله وتقريرا وتوقيرا بجنائكم ولسانكم بفعل تعظيمه وتوقيره
وتعزيره هو الذي كان المكين لدينكم الحق وإيمانكم

سے یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی برائیوں پر مشتمل ہے نفعی فائدہ کے لیے اور آیات اور
زبانِ آرد و میراں پر آیات کی طرف اشارہ مناسب آیتوں کی انا امرسلطنت شاہ
و مبشر اور نذرانہ پیشکش ہے تمہیں بھی گواہ اور خوشی اور ڈر سنا تا کہ جو تعظیم
کرے اور یہ فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاملہ نے تعظیم سے پیش آنے اُسے خدا الیم
ڈر سناؤ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو شاہدہ و کار تو بہت مناسب ہو کہ امت
تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال و ان کے سامنے ہونے طہرائی کی حدیث میں حضرت عبدالعزیز
غرضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان
ربیع لی الدینا فانا انظر لہما والی ما ہو کائن فیہا الی یوم النقیمة کانا انظر الی کفنی ہذہ بیشک اللہ
تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اور اٹھالی توین دیکھ رہا ہوں اسے اور جو کچھ اُس میں قیامت تک
ہوئی لاہری جیسے اپنی اس تعظیم کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائمہ مدظلہ آیت
لِنَعْمَ مَعَايَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْرِضُ لَهُ وَتَقْرَأُ لَهُ رَسُوْلًا كَيْفَ يَخْبُرُ مَا يَكُنْ
اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہو کہ دین ان محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کریں اس کا بیان کیا جا رہا ہے اور ان کے

حضرت قرنی ثلثہ
بناہن مجتہدین
اس

وحرّم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول
 کجہر بعضکم لبعض فقیح اعمالکم وانتم لا تشعرون بحسراتکم و
 جعل طاعته طاعته و بیعتہ بیعتہ فان یا یعتمد نبیکم کما غافق
 اید یکم یدہر حما نکم و قرن اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاغناء

آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهر
 له بالقول کجہر بعضکم لبعض فقیح اعمالکم وانتم لا تشعرون
 لے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آواز نہ نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس
 ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ میں تمھارے عمل کا رتہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو
 امیر المؤمنین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۃ انور کے پاس سیکو اور پچی آواز نہ بولتے دیکھا
 فرمایا کیا اپنی آواز نہ نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ آیت ۴ من یطع
 الرسول فقد اطاع اللہ حسنہ رسول کی طاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۳
 آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یدہ فوق اید یھم
 بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ تو ان کے ہاتھ
 ۱۴ اللہ عزوجل نے بیشمار سور میں پڑھیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک پڑھنا نام قدس کا
 کہیں صلہ شان اپنی تھی اُس میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہ میں صلہ معاملہ حبیب
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آیتیں
 اس کے بیان میں مسلمان دیکھ اور ایمان تازہ کرے ۱۵ آیت ۱۶ غنم اللہ
 در رسولہ من یفصلہ او یمن دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے

والآیتاء ورجاء العطاء والتقديم والقضاء والمحادثة والأرضاء

یا

الحیث ۷ ولو انهم رضوا ما اتهم الله ورسوله وقالوا حسبن الله
سیتقنا الله مرفضه ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ دراضی ہوتے اسپر خن
دیا السد والسد کے رسول نے اور کہتے ہیں السد کافی ہے اکب ویتا ہر بین السد اپنے
فضل سے اور اسکا رسول ۱۲ آیت ۸ یا یہ الذین امنوا لا تقلوا قد مولى
یدی الله ورسوله اے ایمان والو اسد رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ آیت ۹
ماکان المؤمنون لامؤمنه اذ افقوا الله ورسوله امر ان یکون لهما الحیوة
من امرهم ومن یعصر الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا ۱۰ نہیں پہنچتا
کسی سامان مرد نہ عورت کو کہ جب اسد رسول کوئی بات اون کے معاملے میں ٹھہرا دین تو
انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی ہے اور جو حکم مائے اللہ رسول کا وہ میریم گراہ ہو جسک کہ
۱۱ آیت ۱۰ لا تجد قیاماً ممنون باللہ والیوم الاخری ادون
من حاد الله ورسوله ولو کانوا اباؤهم او ابناؤهم او اخوانهم او عشیرتهم
تونیایگا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اسد او پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اسد رسول کے
مخالف سے چاہو وہ اپنے باپا بیٹے یا بھائی یا غریز ہی ہوں ۱۲ آیت ۱۱ او الله ورسوله
احق ان یرضوا ان کانوا مؤمنین ۱۲ الم یعلم انہ من یحاد الله ورسوله
فان له نار جهنم خالدا فیها ذلک الخری العظیم ۱۳ اسد رسول زیادہ مستحق
ہیں اسکے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اسد
و رسول سے تو اسکے لیے دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ رہیگا اور ہی بڑی رسوائی ہو ۱۲

والنعم والایذاعفی قرآنکمزور فی شأنہ وعظمہ مکأنه فی امر
 علمہ من عندہ او فہما کان لیفرن بمیدانہ انکم لا تجعلون الحق
 کا لادرا والدم کا اسط ۱۰۲۰ تجعلون لعنہم کہ چا نکم
 فقید ہد اکمر بکمان لا تجعلوا ۱۰۲۱ عدا الرسول بنیکم
 کہ عدا بعضکم بعض من اب او مولے او سلطانہ
 وقال للذین ارسلوا السنۃ من فی شأنہ العظیم

۱۰۲۱ آیت ۱۲ اذ انکم اولیٰ فی رسو لہ وجب خاص بکین لدور رسول کے
 ساتھ ۱۰۲۲ آیت ۱۳ ان الذین یبذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا
 والاخرۃ واعدا لہم عذابا مہینا بشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اسلام
 رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کھینچے زلت کی مار
 یہ معاملہ خاص حب کا ہو اللہ کو کون ایذا دیکتا ہو گر مان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ تہا
 ہی ساتھ قرار پایا ۱۰۲۳ یعنی جب تم خود کو لگے موتی خون کو شک بھس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے
 تو رسول کے معاملہ کا اوپر کیا قیاس کرتے ہو یہ ان تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جبکہ ابن کرم
 حضور بنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا یتقونی باحد ولا یتقیو علی احد منکم کسی پر
 قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور ائمہ سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا تم
 و اللہ اکبر ۱۰۲۴ آیت ۱۴ ہو کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا جو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے
 اب ایک دوسرے میں باپ مولیٰ اور بادشاہ سب کے لیے علف فراتے ہیں نام پاک لیکر ذرا
 کرنا حرام ہو اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس سلسلہ کا
 براجم الشان فقیر کے رسالہ تجل البقین بان نبی اسلمہ طریبن میں دیکھیے ۱۱ منہ

آیا اللہ وایتہ ورسوالہ کنندہ تستقرؤن ہ لاقتذروا قد

۱۵ یہ آیت ۵ ابو غزوہ بتول کو جاتے منافقون نے تخلیم میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نشان کچھ کہا جب سول ہونذر کر نیلگے اور بولے ہم تو یومین آپس میں نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل یا اللہ وایتہ ورسوالہ ابوہی ان فرما دے کیا اللہ اور سکی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے یہاں نے نہ بناؤ تم کو ہو چکے ایمان اگر اقول اس آیت کے تین فائدے حاصل ہوئے اول یہ کہ جو رسول کی گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ کر رکھتا ہو چکا ہو گئی آیت ہرگز کفر نہ بجا آئیگی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ باطن جب وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اس کے ذہن کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اس کو کفر نہ کہیں کہیں محض خط اور نرمی بھوٹی بات ہو جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یومین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یومین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ ذہن میں کفر نہ ہو مقصد نہ کہ نے اعتقاد کہنا نہزل و سحر یہ ہے اور اسی پر رب لغزۃ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اس کی تحقیق ہمارے رسالہ الباریۃ اللہ علی سامطون الکفر طوعا بین ہے سوم کلمے ہوئے لفظین عذر و تاویل مسموع نہیں آیت فرما چکی کہ جیلہ نہ کر طوعا تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عزوجل نے انھیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اللہ ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذر جوئی کو مردود ٹھہرایا ایمان ان کے کفر سابق حق کی بابت نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمان کہم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے فیائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں وہ بعد التوفیق ۱۲ منہ مظلم

کفر تم بعد ایمانکم فیہا۔ ایہا المنافقون المذۃ الفاسقون الذاکبون
ان مدح الرسولیکم عنہما بل اقل منه فی حبسکم قد بدت البغضاء

۱۔ نفاق دو قسم ہے عقدی و عملی نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ سے
برائے انبار الخدایک بمساکب النفاق لکھا اور آیات و روایات کثیرہ وغیرہ اس کے جو
و صورتوں ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعاً نہیں ملے وہ ان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت
۲۔ اس وقت فرماتے رسول کے حضور چلا کر بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہوا
فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہر تو مقویہ الایمان والا کہے رسول کی یہی
تعریف کر جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمیں بھی کمی کروا لالہ وانا الیہ
راجعون ۳۔ قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من افعالہم وما تخفی صدور
الکبر قد بینا لکم الائت ان کنتم تعقلون ۴۔ لہا نتم اولا تھم
ولا یحبونکم و تقاتلون بالکسب کلہ و اذ القو کم قالوا امانا و اذ
خلفوا علیکم لا امان من الغیظ قل من تقابغیظکم ان اللہ علیم
بذات الصدور ۵۔ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کو لون میں دبی ہو
اس سے بھی زیادہ ہے جتنے صاف بیان فرما دیں تمہارے لیے نشانی ان اگر تمہیں سمجھ
ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو تمہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر
ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں جب تنہا ہوتے
ہیں تو تم پر غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرما دے مرجاؤ گھٹ گھٹ کر خدا
خوب جانتا ہے دلوں کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بجا
کیسا گزربانی تو اگر کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے کہ دل کا بخار زبانی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے

من افواہکم وما تخفی صد و سرکم ابرو اللہ مخرج اضغانکم استخوذ
 علیکم الشیطان فانسا کم ذکر اللہ و تعظیم الرسول وقد نطق القرآن
 بخذ لافکم مراد فاء کم الشیطان نقطا منشیہ و تاء کم
 النذ و یرمز اوتہ نوازہ فار کم قفویۃ الایمان فی تقویت
 ایدیا نکم ما کان اللہ لیدر المؤمنین علی ما انتم علیہ
 حتی یمیز الخبیث من الخیب وما اللہ بغافل عنکم انکم
 فلا ورب محمد لا یقمنون حتی یکون احب الیکم من
 والدکم و ولدکم والناس اجمعین و الروح الذی بین جسمانکم
 صلہ اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلیٰ آلہ الکرام و صحبہ
 العظام و خاد فی سنتہ القیام بردنریغکم و طغیانکم و
 ویرثناحبہ الصادق فی غایۃ الاعظام و ادا مۃ ذکرہ الی یوم
 القیامہ وان کان فیہ رخمہ انما فکم و استعان اعیانکم ائمن
 یا ارحم الراحمین و الحمد لله رب العلمین و صلہ اللہ تعالیٰ
 علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

لہ قال اللہ تعالیٰ استخوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ اولئک
 حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخسرون ۵ غالب آگیا اونپر شیطان و
 بجلادی ان کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہیں سئلو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں حکما
 ہریشہ طیب نے و بابیہ حق میں ہی آیت کھلی اور خود حدیث صحیح بخاری الخاف من الشیطان اثبت

بلاشبہ وہ ایمان اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم
 اور حسب تصریحات جاہیر فقہائے اہل اصحاب قضاوی اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک
 المنعم پر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر او کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا کافی اور ان کو نافع
 نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں بنا
 جب کہ اور کا قول یہ فعل اسکے دعوے کا مذہب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
 کلمہ پڑھو بلکہ نماز و روزه حج و زکوٰۃ بھی ادا کرے یا اینہم خدا و رسول کی باتیں جھٹلاتے یا خدا
 و رسول و قرآن کی جناب میں گستاخان کرے یا زنا باندھے بت کے لیے سیویں
 کرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اسکے کام آسکتا
 ہرگز نہیں ہم ابھی حاشیہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے درجہ تک
 مطبع ہاشمی ص ۳۱ لکھتی بھما علی وجہ العادۃ لہم ینفعہ مالہم تبتدأ ترجمہ
 اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ گنجا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے
 آئیں مذہبی عقیدوں ان کے پیشوائے مذہب کی کتابیں کثرت کلمات کفریہ میں جی
 تفصیل کو دفتر درکار اور خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جے لوگ
 معاذ اللہ کتاب سمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب سے ہیں اپنا اور
 اپنے سب پیروں کے کلمہ کھلا کافر ہو گیا صاف قرار کیا ہو میں پہلے ان کی اقراری
 کفر نقل کروں پھر بطور غور و فکر کفریات ان کے اور لکھوں رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ وہ فنا
 ہو گا جب تک تشریح کی پھر پرستش نہ ہو۔ وہ یوں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ایک کفر
 پر بھی گیا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے ولین رانی برابر بھی ایمان ہو گا

امام و امامیہ کا خود لکھنا و قرآن سے کفر ثابت ہونا
 یہ کلام کی تصریح ہے کہ کلام کفریہ

وہ اٹھایا جائیگا جب زمین میں نرے کافر بچا بیٹے پھر تو کی پوجا دستور جاری ہو جائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۴ء پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی
 اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر پیچیدگی اسکا کیا ہو اچھی سو جان نکال لی جسکے دلیمن ہو

ایک آئی کے دانے بھرا جان سورہا بیٹے وہی لوگ کہ جن میں کچھ سبھائی نہیں ہو
 پھر جاوینگے اپنے باپ دادا دن کے دین پر حضور قدس علیہ السلام نے علیہ وسلم نے بھی
 طرہ ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال العین ذوال عینی مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے
 بعد کی **تقویۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا ہے

نیک دجال موصیٰ المسیح بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کرے گا اسکو پھر

اسے ایک بڑھنڈی شام کی طرف سے سونہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اس کے دلیمن نہ ہو
 ایمان ہو مگر مار ڈالیگی اسکو بالینہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا

سو پیچیدگی افرانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح
 کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے

کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جادوی اور کچھ پر وہ کی
 کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلیمن آئی برابر

بھی ایمان ختم کر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہیں تو یہ شخص خود امیر اس کے
 سامنے پیر کیا دنیا کے پردے سے کہیں لگے بتے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھٹھ

کافر بچے بت پرست ہیں یہ خود انکا اقرار ہی کفر تھا اب گینے کہ علمائے کرام فقہائے
 عظام کی صریح تصریحوں سے اپنی کشتی وجہ سے کفر لازم کفر یہ اب بھی اقرار کفر کہ جو اپنے

کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نوازل فقہ ابوالبیث پھر خلاصہ پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر ۵۵۵ رجل قال الحمد کفر ترجمہ جو اپنے

الحاد کا اقرار کرے گا ہے **شباہ** ثانی کتاب لیس باب الردۃ قبل لہانت

کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کیسے کہا تو کافر ہو کہا میں کافر ہوں کافر

ہو گئی قماوی عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۵ جلد ۲ ص ۲۴۴ مسلم قال الحمد کفر

و قال علمت انہ کفر لایعز ربہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے لمحہ ہو نیکا اقرار کرے

کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ میں مجھ پر کفر عائد ہو گا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا

(کفریہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر بنایا ہو کفر ہے شفا شریف امام

قاضی عیاض ص ۳۶۱ و ص ۳۶۲ قطع تکفیر کل قائل قل ولا یوصل بہ الی تفصیل لہ

ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً

کافر ہے (کفریہ ۲) تقویۃ الایمان ص غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار

میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یا اللہ صاحب کی ہی شان ہی یہاں اللہ سبحانہ کے علم

کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن نہ کہ غیب کا دریافت کرنا اسکو

اختیار میں ہو چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہی یہ صریح کلمہ کفر ہے علی کی

ج ۱ ص ۱۵۸ کفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بالابلیق بہ او نسب الی الجہل والعجز والفقیر

مختصر ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اسکو لائق نہیں آیا

چہ یا عجز یا کسائی قصبات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہو بحر الرقی طابع مصر

ص ۱۲۹ نیرازیہ مطبع مصر ص ۳۳۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۱

ص ۲۹۵ و وصف اللہ تعالیٰ بالابلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا

کہی جو اسکے لائق نہیں ہو گیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کرے کا صا مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہو انہیں ہاں اختیار ہو کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم
الہی قدیم ہو اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ ص ۲۴۱ وقال علم خدا سے قدیم
نہیں کیفر کہ ان فی التناخانیۃ اھل الخصال ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے
ایسا ہی تناخانیہ میں ہے (کفریہ ۵) ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی

۱۰

زمان و مکان وجہ سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بعت و ضلالت ہے
اسیما کہ تمام ائمہ کرام و مشیوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بعتی و کفرانہ بتایا شد
علاء العز صاحب تحفہ راشداً عفی عنہ یہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۵ھ میں فراتے میں عقیدہ

سیرہم آنکہ حق تعالیٰ امکان نیست و اورا چنے از فوق و تحت مقصود نیست و بہ نسبت
 مذہب بہ نسبت و جماعت بحر الرائق ج ۵ ص ۱۴۱ علمگیری ج ۲ ص ۱۵۹
 کیف و اثبات امکان خدا تعالیٰ ترجمہ خدا تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہو جائے قتاوی قاضی خان فخر المصطفیٰ ج ۴ صفحہ ۴۲ جل
قال خدایے برسمان میداند کہ من چیزے ندارم کیون کفر الان اللہ تعالیٰ نافر عن
المکان ترجمہ کسینو کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں فر ہو گیا اسلیو
کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہو خلاصہ کتاب لفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۱ لو قال
زردبان بنہ و اسمان بر آئو و با خدایے جنگ کن کفر لانہ اثبت المکان منہ تعالیٰ
ترجمہ یون کہنے والا کافر ہو گیا اسلیو کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کیلے مکان اتا۔

۱۲ حسن
ردین بیضا
کفریہ اس
برکات کو پختہ
نظر آئے
وفا کے
شہر کا
اسکاتل

(الفریہ ۶) رسالہ بیکر و فری مطبع فا۔ دق ص ۱۲۷ بعد اخبار ممکن است البتہ

راقراموش کر دیندہ شود پس قول باسکان وجود مثل صلا منکر تکذیب نصیٰ خصوص
نکر دو سلب قرآن مجید بعد از ازال ممکن است اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل عینے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک ہمسر محال ہو اور بعض
علماء دلیل لاتے تھے کہ اس غرض سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل معنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے
اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلون سے
بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اس غرض سے
کی بات واقع بین جھوٹی ہو جائیں تو حرج نہیں حرج اس میں ہو کہ بندے اسکے جھوٹ
پر مطلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ
اب کسی کو وہ نص یا ہی نہیں جو جھوٹ ہو یا ثابتاً غرض سارا ڈر بندوں کا ہو
جب انکی مستارہ پھر پرواہ کیا ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمین علواً

کیو ۵۱ شفا شریف ص ۳۱ من طران بالاحادیث و صحیح النبوة و تبو نبینا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحت
بزرعہ و لم یہما فہو کافر باطاع ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حمایت
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا اپنے نبی علیہم
الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز نہ
خواہ بزرعہ خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے
حضرت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز ماننے والا اتفاق کافر ہوا

المدعو جل کا کذب جائز ماننے والا کہوں کر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہو گا۔ اس مسئلے میں
شخص مذکور اور اسکے کا سہ لیون کے اقوال سخت ہولناک و ناپاک ہیں جن کی
تفصیل و تشریح اور ان کے رد میں کی تیقح ہماری کتاب **سبحن السبوح**
عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) بیکر فرمی ص ۱۲۵

لا نسلم کہ کذب مذکور محال معنی مسطور باشد چہ عقد تہنہ غیر مطابق الواقع والواقعہ
آن بر بلکہ و نبیا خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اثر
از قدرت ربانی باشد ایمین صاف تصریح ہو کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہو وہ سب
خدا سے پاک کی ذات پر بھی روا ہے حسین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرننا پیشاب کرنا جلنا
ڈوبنا مرناسب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸)
بیکر فرمی ص ۱۲۵ اعد کذب از کمالات حضرت حق سجدہ پیشا نہ و اور اعلیٰ شانہ بآن

مرح میسکندہ بخلاف اخرس و جاد و صفت کمال بہین ست کہ شخصہ قدرت بر تکلم
بکلام کاذب و ادبنا بر رعایت مصلحت و مقتضای حکمت متبرہ از تشوب کذب
تکلم بکلام کاذب نہ نماید ایمین صاف ممدوح میگردد بخلاف سیکہ لسان او واقف شدہ
یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید و از او نہ دگر دیا کہ دین و اربن نماید این شخص
نزد عقلا قابل طرح نیست بلکہ عدم تکلم بکلام کاذب ترہا عن عیب الکذب و تنزیہ
عن التلوٹ باز صفات صاف اقرار ہو کہ المدعو جل کا جھوٹ ہولناک منفع
بالغیر ملکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال لذات نہ متبع بالغیر نہ متبع
عقلانی محال شرعی صرف محال عادی ہوا و ردہ تصریح کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ لانا ایسا
نہیں جو گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ تو اس دم کرتے ہیں گونگے کی نہیں ضرور کہ کذب محال عادی

بھی ہو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شریعت سب کا ابطال کہ جب خدا پر

بھی ہو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شریعت سب کا ابطال کہ جب خدا پر

بھی ہو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شریعت سب کا ابطال کہ جب خدا پر

جھوٹ ہر طرح روا ہو تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیا ہے (کفر یہ ۹) اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عجیب و آلائش کا آماجنا نہ ہے مگر مصلحت ترقی کے لیے اس سے بچنا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب لودگی ماننا ہے کہ بھی مثل کفر یہ ہم نہ اردن کفریات کا خمیر ہے علم گیری قول نہ کو رد کفر یہ ۳

اعلام بقواطع الاسلام بطبع مصر ۱۲۹۵ھ من بغی و اوائت ما ہو کرم فی نقص کفر یہ چھ جواستعمال کی شان میں کوئی ایسی بات نہ - یا - مان کہ جو جسمیں کمالی منقصت ہو کا فر ہو جاتے (کفر یہ ۱۰) اس قول میں قی الہی بلکہ اس کی سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحت عجیب آلائش سے بچنے کو انھیں اختیار کیا ہو جس طرح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نو پیدا ہوگی بشرح عقائد نسفی طابع قدیم ۱۲۹۵ھ الصادر عن الشیخ الفاضل

والاختیار کیون حادثا بالضرورة ترجمہ جو کسی سے اسکے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ بالبدلتہ حادث ہوگا اور صفات الہی کو حادث ٹھہرا کر کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر لا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۹۴ھ ۲۹ صفات فی الاازل غیر

محدثہ ولا مخلوقہ فمن قال انہا مخلوقہ او محدثہ او وقف فیہا او شک فیہا ہو کا فر باللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفاتیں ازلی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتاتے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۱ تا ۱۴) اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی غنی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ ثابت اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سزا و نعمت

بہکنا جھوٹا جور و بیابندوں سے ڈرنا کیونکہ اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا ذلت
 و خواری کے باعث دوسرے کو اپنا بار و بناؤ وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کر ان
 سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مرگ کیجانی ہو آیت لا تاخذہ سنۃ
 ولا نفم ترجمہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یفصل رزنی ولا ینفس
 ترجمہ نہ میرا رب بھلے نہ بھولے آیت ما اتخذنا صکبة ولا ولد ترجمہ
 اللہ نے نہ کیا کوئی اپنی جور و بناؤ نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبہا ترجمہ اللہ کو
 مٹو کے چھا کر کیا خوف نہیں آیت لہ لیکر لہ شریک فی المملک ولو لکن
 لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اس کا سا بھی نہ کوئی دباؤ کے سبب
 اس کا طاعتی ہی سبب صریح کفر ہیں (کفر یہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم طبع ضیائی
 ۱۲۸۵ء نسبت پر خود تاہم کہ روزے حضرت جل و علا دست راست ایشان
 را بہت قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفع و بیع پر
 ہمیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ تا انچنین دادہ ام و خیر ہاے
 دیگر خواہم داد و صلا مکالمہ و مسامحہ بہت می آید صلا گاہے کلام حقیقی ہم بہت
 شفا شریف صلا ۳۶ من اعترف بالہیۃ اللہ تعالیٰ روحہ صلیتہ و لکنہ ادر
 لولہ او صاحتہ فذلک کفر باجماع الامین و کذاب من اوے مجالسہ اللہ تعالیٰ
 والعرون الیہ و مکالمہ اھ مختصاً ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و وحیہ کا قائل ہو
 مگر اس کے جیسے جور و یا پچھڑھڑانے و باجماع مسلمین کفر ہے اس بطرح جو اللہ تعالیٰ
 کے ساتھ ہم نشینی اس تک صعود اس سے باتیں کرنا کہی نہ صلا و کذاب من
 جنہم انہ یوحی الیہ وان لم یرع النبوة او انہ لیس فی السماء و یغل الخ ترجمہ و یغل من با

سلام
 ہم ہمیشہ
 پروردگار کو
 ہی بنانا ہے
 اس کی راہ میں

و یما فی الخو العین و ہوا لہ کلہم کفار کذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ

اس طرح جو جنہو متصفو دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہوا اگرچہ

نبوت کا مدعی ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہو جنت میں جاتا ہو اسکے پھل کھانا

حور و کوئٹے لگانا ہر یہ سب فرعون و مرسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا

ہو و چونکہ انہ کے دعوے پر توبہ حکم ہے خود بہ العزۃ سے اہل ایمان کو صاف شدہ

کیا حکم و کا محقق اثنا عشریہ ط ۱۹۹ دین بعثت بلکہ دین مناجات و

مکالمہ کہ اعلیٰ مراتب قرب بشری با جناب خداوندی سے اس ترقی سے

صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت ہی خاص تر ہے تو دنیا میں کیسے بے

السر و جل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتہ اسکی نبوت کا دعویٰ ہی تفسیر غریبی سورۃ

نجم بطع کلنتہ ۱۳۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا انکنا

نشا و ابن گفتگو و ایشان جہل سے زیرا کہ انہی فہم نہ کہ تہہ ہر کلامی باشد اگر و جل سے

بلند سے ایشان ہنوز بیاہر اولین ان کہ ایمان سے نہ رسیدہ اند و ان تہہ مختصر

ست بلکہ انہ دنیا علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فائز

ہر کلامی خدا گویا فرمائش است کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہ سازد شرح عقائد

جلالی مطبع مصر ص ۱۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عز و جل

کلام حقیقی کا مدعی ہو گا فریے فرمایا المکالمۃ تنشا یا منسوب للنبوة بل اعلیٰ مراتب ہا فیہ

مخالفتہ لما ہو من ضروریات الدین و ہوا نہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم النبیین علیہ

افضل صلوٰۃ الصلین ترجمہ اللہ عز و جل سے کلام حقیقی منسوب نبوت بلکہ اسکے مراد

اعلیٰ مرتبہ ہو تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین ایسے ہی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہو گیا انکار ہے (کفر یہ ۲۲) **صلوٰۃ** مستقیم
 صلا از جملہ ان شدت تعلق قلبت بر شد خود استقلال ایسے نہ بان ملاحظہ کہ
 این شخص نادوان فغیر حضرت حق و واسطہ ہدایت دست بلکہ بحیثیت کہ متعلق عشق
 بہان میگردد چنانکہ یکے از اکابر انیطرقی فرمود کہ اگر حق جل و علا در غیر کسوت مرشدین
 تجلی فرمایہ ہر آئینہ مرابا و التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیروں سے تنفسا
 ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بنائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ
 ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنادینے کا عادی ہے
تقویۃ الایمان ص ۵۷ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے موٹے سے اتنی بات سنتے ہی ماری
 دہشت کو بچوس ہو گئے پھر کیا کیے ان لوگوں کو کہ اس مالک المملکت سے ایک
 بجائی بندی کا رشتہ یادوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر بائیں مارتے
 ہیں کوئی کہنا ہے کہ اگر میرا رب میرے پر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو
 تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں اللہ پہا میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ہم نے ادب
 محروم ماند از فضل رب ہذاہم لخصاً میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا
 تو بجائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع نے ادب محروم ماند از فضل رب
کفر یہ ۲۳ **تقویۃ الایمان** ص ۵۸ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے
 بھی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اس کے سوا کسی کو نہ ماننے ص ۵۹ اللہ صاحب نے فرمایا
 کیونکہ میرے سوا نہ مانو ص ۵۸ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو اور نہ کو ماننا محض
 خط ہے یہاں انبیاء و ملکہ و قیامت و جنت و نار و غیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اسکا اقرار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر رکھ دیا کفر پہ بھی
کفریات کا مجموعہ ہوسلمانوں کے زہب میں جبہ اللہ عزوجل کا ماننا ہو رہی
یومین ان سب کا ماننا جو ایمان ہے ان میں جسے نہانیکا کافر ہے ہرگز دوزبان والا
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کہتے ہیں آیت **بِقُوَّةِ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ**

لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ **مَوْضِعُ الْقُرْآنِ** ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب نوڈراوی بیان فرماوے
وے نہانیکے آیت **يَسْأَلُكَ خَلْقُكَ عَنِ الْفَلَاحِ عَلَى اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ** ○

مَوْضِعُ الْقُرْآنِ نہایت پہلی ہر بات اون بہتوں پر سوے نہانیکے آیت
لَسَا يُعْمِنُوْنَ یہاں اُنْزِلَ اِلَيْكَ **مَوْضِعُ الْقُرْآنِ** ماننے میں جواز و تر استقامت
آیت **اعْرَافٍ وَقُطُوعًا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُّحْسِنِيْنَ** ○

مَوْضِعُ اور چھاڑی کا ٹی او ٹی جو جھٹلانے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے
آیت **انعام وَاِذَا جَاءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِنَا اَنْقُلْ سَلَامًا عَلَيْكُمْ**

مَوْضِعُ اور جب دین تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تمہارے آیت **قُلْ اَمَنْ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمَوْمِنُوْنَ كُلُّ**
اَمَنْ بِاللّٰهِ وَمِلَّةِ كِتَابِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ **مَوْضِعُ** ماننا رسول نے جو کچھ فرمایا

اُسکے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب ماننا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو
اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے

اللہ اور اُسکے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو ماننا شخص کہتا ہو اللہ نے فرمایا
میرے سوا کسی کو نہ آیت **اعْرَافٍ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا بِالَّذِيْ اُنْصِرُ**

یہ کفر و کفر موضح القرآن کہنے لگے اپنی والد جو تمہیں یقین کیا سو ہم نہیں مانتے
 تو اقبال مذکورہ صاحبی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء کیسے پر ایمان لائے
 سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان
 کے دوسرے حصے تذکرہ الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۴۲ میں ہے
 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے
 او سکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ
 کو نہ مانے وہ بغضی جنہی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو نہ مانے وہ مشرک دوزخی
 کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۲۲) صراط مستقیم ص ۳۸ صدیق
 من وجہ تقلد انبیاء میاں شد من وجہ تحقق در شراعیع پس اگر صدیق ذکی اللہ ثابت
 رضا و کرامت حضرت حق در افعال با افعال مخصوصہ و صحت و بطلان و عقائد خاصہ
 و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ نبویہ جلی خود دریافت مینماید
 پس احکام این امور مذکورہ اور اب وجہ معلوم میشود کہ بشہادت قلب خود خصوصاً
 و دیگر سبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شد تحقیق است
 و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو جلی او بسوے کلیات و از ہمو فی بیغیرایہ
 پس علوم کلیہ و شرعیہ و اب و واسطہ میرسد بواسطہ نو جلی و بواسطہ انبیاء علیہم السلام
 و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتوان گفت
 و ہم ستاد انبیاء ہم فیہ طریق اخذ انہم شیعہ است از شعب و حی کہ انرا در عرف شرع
 بنفشت فی الروع تعبیر میفرماید و بعضی اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند ص ۴۳
 را بامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ عالم انبیاست لیکن بوحی ظاہری

لہذا

برای تمام کلام کہ در ان کتاب مذکور است و در ان کتاب مذکور است

متعلق نشدہ حکمت می نامند صلا لا یا اور الجافطے مثل محافظت انبیاء کے
 بہ عصمت است فائز میکنند صلا ندانی کہ اثرات وحی باطن و حکمت و وحیات
 و عصمت مرغیر انبیاء را مخالف سنت و انشیرا اختراع بہ حجت است و ندانی کہ آری
 این کمال از عالم منقطع شدہ انداھم فھما اس قول نہ پاک مین اس قائل بیایک
 نے پر وہ و حجاب صاف صاف نصیرین کین کہ بعض لوگوں کو ایسا کہ شرعیہ
 و کلیہ میوساطت انبیاء نے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں بھی
 وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیاء کے تقلیدین اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزادیم
 شرعیہ میں خود محقق وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور یہ نہایت تحقیق علم وحی ہر جو اور
 نے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیاء کے ذریعہ سے جو ملتا ہے وہ
 تقلیدی بات ہو وہ علم میں انبیاء کے برابر و عیسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری
 وحی آتی ہے انھیں باطنی وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے
 یہ حکم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا اور جب ایک معصوم کو انحال و عتاد و غیر ماہو بشر عیسیٰ علیہ السلام
 آئینہ نے توسط انبیاء خود بذریعہ وحی اُسے پھر نبوت اویس شے کا نام ہر فقط وحی
 باطنی ہونا کچھ متناقی نبوت نہیں بہت انبیاء علیہم السلام و السلام کو وحی الہی باطنی ملو
 پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ السلام و السلام کی وحی اسطرح حکم تھی کیا غلہ
 الامام البدیع خود فی عمدۃ القاری خود حضور آفرید سید الانبیاء علیہ السلام و السلام
 کو بہت احکام ای وحی باطنی سے اُسے جسے نفق فی الروع کہتے ہیں علمائے جو انبیاء
 علیہم السلام و السلام پر وحی آئی کی سات صورتیں تھیں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کہ کافی
 اعمدۃ الارشاد وغیرہا تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادر ہے

۱۰
 اور احکام
 بین حجاب کی نصیرین
 دینی ناواقف و دھو
 کہنے کہ لوگ تھیں
 کہنے کہ اگر چہ
 شے میں
 بیایک پنچا ہی
 شے میں
 فی کمال صحت
 عالم کا اوچاٹ
 علم کا دنیا کا
 پیشہ شرعیہ تو نبی ارشاد
 و ما جو تھیں کی آتش شاک
 و ان سے احکام
 سنا کر کہ وہ ان ایسا
 بین ملک و غیرین خود احکام
 میں تھیں تو اسطرح
 یہ بھی کہ
 و اسطرح کہ
 بین اسطرح کہ
 دینی

الرحمہ وحی بالنبی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری

۱۳۰۲۷ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم (فذكر الحديث الى ان قال) وان روح القدس نفث في روعي ان نفسا

من تموت لم تنهت فتشکل نزقہا الحديث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نزو

ہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس میرے باطن

میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جبکہ اپنا رزق پورا نہ کرے رواہ الجوی فی شرح

السنن قلت ونحوہ۔ والحاکم عنہ والبرار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر

الحسن بن علی غیر انہ لم یذکرہ بل کا بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہم جمیع شفا شریف سے زیر کفر یہ ۱۲ اگر اک صرف وحی کا معنی کافر ہو

اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے تفسیر زیر علیٰ ۱۳ معرفت احکام شرعیہ بدون توطی

نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشر یہ ص ۱۴ اچھے لکھے است کہ فاطمہ بنت اسد را

وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو وضع گل نماید دروغ ست پر ہیزہ زیر کہ کسے از فرق

اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم

ابن راسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے میں اصلاح شک

نہیں اور اولمیں اور جو خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیاء سے من وجہ آزاد

اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیاء کا ہمسر وہم استناد

اور تقلید رد فض شاہ انبیاء معصوم ماننا انکی شناختیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں

یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ بر اقتضار کروں اللہ الرحمن شاد

صاحب مطبوعہ مطبع احمدی ص ۱۰۰ مآلہ محمد اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالار و جاننا

عن الشيعة فادعى الي ان مذہبہم باطل و بطلان مذہبہم يعرف من لفظ الامام ولما

افقت عرفت ان الامام عندہم ہوا معصوم المقرض طاغوتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا

وہذا ہو معنی البنی مذہبہم ستنارم انکار ختم النبوة فہم اسد فعالی ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے راضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا

کہ انکار مذہب باطل ہو اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھ پر ہوش آیا

میں نے پہچان لیا کہ ان کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی اطاعت فرض

اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم

نبوت کا انکار لازم آتا ہے اسد انکار بر کرے ویکھو یہ دہی امامت وہی

عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو تسلیم

بتاتے ہیں کیوں صاحب ان راضیوں کو تو کہا گیا کہ اسد انکار بر کرے کیا اس

نے کہا جائیگا کہ اس کی طرح اسکا بھی بر کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں

باندھے آئین غالباً اصل مقصود اپنے پیر راے بریل کے سید احمد کو کہ نواب غلام

کے یہاں سوار و زمین نوکر اور چوپکر نے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنا تا تھا

اسکی یہ تمہیدیں اوٹھائی گئی تھیں کہ بعض دلیا اس طرح کے بھی ہوتے

ہیں ادھر یہ وحی عصمت غیر کچھ بگھاڑت کا پورا خاکہ اقرار اخیر میں یہ بھی جاوی

کہ اس منکر کے لوگوں کو دنیا سے معدوم بنایا قیامت تک ہوتے رہینگے یہی ہمارا

توبہ بتا دیا کہ تم کو حکمت کہتے ہیں اور دھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ

و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو میں لکھ کر پھیلانیتہ دکھا دیا کہ امثال ابن وقائع و

اشباہا میں محالاً صد ہا درپیش آتا ہے کہ کمالاں طریق نبوت بذروہ علیا سے

پیش کرنا نبی بننے کے منصوبہ

خود رسید و الہام و کشف اعلوم حکمت انجائید بس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ
وحی والے معصوم انبیاء کے ہم ہستاد تقلید انبیاء سے آزاد جو اسطر انبیاء احکام
شرعیات خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں تین تو اس عیار بنی کا قابل ہوں کہ ابتدا
ہوں نہ کہمہدیا کہ پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی اور ترقی سے بلکہ یوں پانی بازہ کا حصہ
کتاب میں بھی مضاف بعض اولیاء کے لیے ان مقبول کائناتوں انا اورینام حکمت
سے کیا پھر جاوید کہ خبر وادہ یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں تہیں بلکہ ہمیشہ رہ گئے
پھر آخر کتاب میں پیر جی کے لیے درجہ حکمت ثابت کر دیا بیٹے بس سچے جاوید وہی منصب
ہر جی کا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتائے ہیں غرض یہ تو ساری حکمتیں گرتیں گھٹکر
رہ گئے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
ہو گا اسکی فکر کرو و مسئلہ گزشتہ کا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں
ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے کھلیا گیا
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں تو پھر آیت سے اغراض کا محصل
نہ ہیکا دوسرے اندیشہ پیر جی الف کے نام نے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا
کہ نبی اور عیلم یہ کیسا جھٹلے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں ایسیلئے نہ اُجی پر
صلیٰ علیہ وسلم ایک نفس عالی حضرت ایشان بہ کمال مشابہت جناب رسالت مآب
علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات و ربہ و فطرت مخلوق شد و بنا علیہ لوح خطرت
ایشان از تفوقش علوم ربیبہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنف ماندہ
ہو و افسوس پیر جی کا عجب چھپا پن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ تمام شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ۳۱

ما قرأ النبوة والاعظم الرسالة ولا فقه في الله اعظم مني (انی قولم) حق ہذا ان درے

عنه القتل الادب والسبح الخ ص ۱۲۰ کو انی نسبت امیا آیت لہ و کہ ہذا امیا یہ

فیہ وجہ الہ ترجمہ اوستہ نہ یوں کی تو قیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوس کی خاطر قیر

وقید ہونی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا حضور کے لئے معجزہ ہو اور شخص کا

اُمّی ہونا اس میں عیب وجہات تیسرا اثر اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کئی تعلیم ہی نے بقصد تفہیم وغیرہ

کردی تو کسی بیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیتی تھی تو یہ لایا حصہ دوم

سلطان خان ص ۱۱۰ وہ اس شخص سے کچھ معجزہ نہ ہوا سکو پھر نہ بچنا یہ عادی بن ہو داؤ

نصارے اور جو کس اور منافقوں اور بدو والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادی بن اختیار کرے اور

مسلمان بن جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضوب ہوا نہ گیا ہذا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کو دشمن نہیں شمارا اہل صفا ظاہر ہو کہ عوام بجا پرے اتنی بھاری

بھاری ڈراؤ جو ٹوٹوٹے لغت سنکر کانپ جائیگا، پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان

نہ لایگا پیش خویشان سب رسانوں نے کام پورا کر دیا تھا نیز جی کی ہر کا کتہ

اسمہ اسمہ قرار پایا تھا خطبہ بن پیری کے اسم یہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر آبی سے مجبور رہیں بغیر کہ وہ نے سب کو کہیں نکال دیا

چٹانوں کے خنجر موزی کش نے جیسے سورہ بچھاڑ دیے سے ہی ان جی ہی میں رہی

بات نہ ہونے پائی : وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی : فقط و ابراہیم
 الذین ظلموا و قیل الحمد لله رب العالمین کہ فریہ ۵ تم تقویہ ایمان
 خلا حدیث تو یہ لکھی ارایت لو مرت بقبری اکت تسجد خود ہی اوس کا ترجمہ یوں
 کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے جو گتہ
 کی رگ اوچھل جھٹ آفت کی (ف) لکھ کر فائدہ چسٹرو یا عیسے میں بھی ایک دن
 مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اوس کے حامی اوس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے
 کس لفظ کا مطلب ہو کہاں تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہاں
 یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیون یہ کیسا کھلا افتراء ہے محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں کذب علی من بعدی یقتل من النار ترجمہ جو دانتہ مجھ چوٹ
 بانڈھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے) و ابی صاحب ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بناؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبياء ترجمہ بیشک
 اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے فائدہ
 ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن حنبل و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ترمذی
 و غیر ہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی امام الامام ابن حنبل و ابن ماجہ و ابن حبان و دارقطنی نے اس کی تصحیح اور امام عبد الغنی
 و امام عبد الغنی منذری نے تحقین کی حاکم نے کہا بشرط بخاری صحیح ہے ابن حنبل
 کہا صحیح ہے مخطوطات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) و ابی صاحب ہمارے

۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

الحق قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ کرکٹی میں ملوگا ۲۸ مزہ الگ کھلے گا اور یہ حد ابو جہاں کا کہ حدیث کے

پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی سترجی
کی زرقانی شرح موہب مطبع مصر جلد ۱۰۱ فی الکامل للبرہ ما کفرہ

الفقہار الحجاج از اسی الناس یطوفون حول حجرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال
انما یطوفون باعدا ورمۃ قال الدمیری کفر وہ بہذا لانه تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ان المہرم علی الارض ان تامل جسا والانبیاء رواہ ابو داؤد وترمذی
ابو الجاس مہر دے گا میں کھا کہ ان باتوں میں جس کے سبب علماء کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اس کو لوگوں کو روضۃ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا ہو لاکچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرے

ہیں علامہ کمال الدین و میری نے فرمایا علماء نے اس قول پر اس وجہ سے اس کی کفر
کی کہ اس میں اسل رسا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہو کہ بیشک اللہ عزوجل

زمین پر انبیاء کا جسم کا نام کیا ہو فائدہ یہ روضۃ اقدس کا طواف کرنے والے پر
یا اقل درجۃ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور اسکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں ظان قسم شرک سے
میں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ ضلعیں مقرر کیں ان ضلعوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہو صلی پر اسی بیان اجمالی میں کھانا بنینے کی
اسد ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت

پکارے وہ مشرک ہو جائے اس میں کھانا جو کوئی انبیاء اولیاء کی اس قسم کی
تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہو

ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لیے
مدظلہ العالی

یادداشت جلیبہ حجاج
یہ حد ابو جہاں کا کہ حدیث کے
پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی سترجی
کی زرقانی شرح موہب مطبع مصر جلد ۱۰۱ فی الکامل للبرہ ما کفرہ
الفقہار الحجاج از اسی الناس یطوفون حول حجرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال
انما یطوفون باعدا ورمۃ قال الدمیری کفر وہ بہذا لانه تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ان المہرم علی الارض ان تامل جسا والانبیاء رواہ ابو داؤد وترمذی
ابو الجاس مہر دے گا میں کھا کہ ان باتوں میں جس کے سبب علماء کرام نے حجاج
ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اس کو لوگوں کو روضۃ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا ہو لاکچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرے
ہیں علامہ کمال الدین و میری نے فرمایا علماء نے اس قول پر اس وجہ سے اس کی کفر
کی کہ اس میں اسل رسا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہو کہ بیشک اللہ عزوجل
زمین پر انبیاء کا جسم کا نام کیا ہو فائدہ یہ روضۃ اقدس کا طواف کرنے والے پر
یا اقل درجۃ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا
میں شرک کی کچھ قسمیں اور اسکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں ظان قسم شرک سے
میں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ ضلعیں مقرر کیں ان ضلعوں میں جو
کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہو صلی پر اسی بیان اجمالی میں کھانا بنینے کی
اسد ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت
پکارے وہ مشرک ہو جائے اس میں کھانا جو کوئی انبیاء اولیاء کی اس قسم کی
تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہو
ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لیے
مدظلہ العالی

اس باب میں پانچ مضامین ہیں ان میں غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے
ہو اور اگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے
کہ جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشترک ہے آگے ثبوت کی ضلعوں میں اسکا بیان

نیمہ ص ۲۱۱ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض نے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے نامکارہ
لوگوں کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ناکارے لوگ کہیا
یہ اونکی جناب میں کھلی ستاخی نہیں کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی
کفر خاص نہج کی تفصیل شفا شریف اور اسکی شروح وغیرہ اکتب ائمہ میں ہے
(کفر یہ ۲) تفویت الایمان پہلی ضل میں اسی دعوے کا کار (انبیاء و اولیاء کو
پکارنا مشترک ہے) ثبوت سنیر ص ۱۱ ہمارا جب خالق العزیز اور سحر ہکلو پیدا کیا تو ہکو

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام میں ہر کام کو پکاریں اور کسی سے ہکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ
بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے چار کا تو کیا ذکر ہے مسلمان یا ان سے کہنا حضرات
انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی
زبان سے نکل سکتے ہیں جسکے دلیں رائی برابر ایمان ہو نہ یا اس شخص نے اپنے اور اپنی
طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کلام میں کوئی
ایسا بھی نہ رہا جسکے دلیں نہ خرد دل کو برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اور
کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہو کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب میں اون کا
ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو بیون گیا اور دنیا جویسون

۲۱۱

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا جہنہ جمعہ کی روٹی ملے
 کی بجلی میں نہیں تو زوال دینکے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیا علیہم السلام
 والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفر یہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفر یہ اٹھائیس سے
 بہتر ضیث صراط مستقیم مقتضات خلقت بعضہا فوقہ بعض
 از وسوسہ زنا خیال جماعت زوہر خود بہترت و عرف ہمت بسوے شیخ و اشتا
 آن از مغیلب گو جناب حالت آب باشد مجیدین مرتبہ ہزارا استغراق
 در صورت گاؤ و خر خودست کہ خیال آن العظیم و اجلال بسویدے دل نشان سپ
 بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آفتدہ چسبیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ چہان و متفریب بود
 این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود و لبتہ کہ میکند **مسلمانوں**
 خدا را ان ناپاک شیطانی ملعون کلموں کو غور کر و الحمد للہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجا نا ظلمت بالاسے ظلمت ہے کسی فاحشہ زہری
 کے تصور اور اسکے ساتھ ترنا کے خیال کرنے سے بھی ہر اسے اپنے تیل یا گڑھے
 کے تصور میں جہنم ڈوب جائے سے بدرجہا بہتر ہے مان واقعی زہری نے تو دل
 نہ دکھا یا گڑھے نے تو کوئی ازرونی صدمہ نہ پہنچا یا تپا تو مسجد رسوا لا للہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تعالے علیہ وسلم نے دکھا یا کہ قرآن عظیم میں و حاتم البلیدین پڑھ کر تازی بخوتن کا
 در با جلا یا آون کا خیال آ کیوں نہ قہر ہو آون کی طرف سے دل بین کیوں
 نہ زہر ہو **مسلمانوں** مد انصاف کیا ایسا کلمہ کلمہ کی سلامی زبان و قلم سے
 نکلنے کا ہے حاش مد ایدریون پسڈتون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی
 آیتان میں دیکھو جو ادھون نے بزعم خود اسلام جیسے رشن چاڑ پھاگ ڈال کر کچھ بیہشتا یہ

انہیں بھی اسکی نظم بنی ہو گئی کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہوں کہ اوہ خین موغذہ دنیا کا انہیں
 اگر اس معنی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیہ جبر کر دیکھیے کہ اوہ سنو جس جگہ سے محمد رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت پیدا ہو کر یہ صریح سب و دشنام کے
 لفظ لکھ دیے اور روز آخر اللہ عز و جل غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
 اصل اندیشہ نہ کیا مسلمانوں کو کیا ان کا لیون کی محمدا رسقا اللہ کو اخلع
 نہ ہوئی یا مطلع ہو کر اسنے اوہین ایذا پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ اوہین اطلاع
 ہوئی واللہ واللہ اوہین ایذا پہنچی واللہ واللہ اوہین ایذا دے اسیہ دنیا و
 آخرت میں اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب ہے کی حقوت آیت
 ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد
 لہم عذابا مہینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول
 کو پھر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور اوسکے لیے بنا رکھا ہوا دلت والا
 عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم عذاب الیم
 ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانوں
 پھر ان مقتدیوں کا ایمان و نیکی ایمان کی آگہ پر ٹھہریں رکھ کر سلام کے کاغذ بن گلیا
 و دیگر کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا بن امام کا امام یہ آدے کے جیلے پیدا
 ظالم ہیں اللہ درکات و رسلا کا نام مسلمان وہ ہیں جنہیں مسلمان ظالم فرما ہوں
 آیت اللہ تعالیٰ یؤذون اللہ ورسولہ و الذین یؤذون اللہ ورسولہ
 اللہ ورسولہ یؤذون اللہ ورسولہ و الذین یؤذون اللہ ورسولہ

اللہ اور انکی
 شان و شان
 شان و شان
 جیسا مبارک
 تقدیر نور
 تفصیل شفا
 شرف و شرف
 اور اسکا
 شرف و شرف
 ہے اسکا
 الیوم

عشیرۃ قہم اولڈا کتب فی قلوبہم الایمان وایدھم بروح منہ
 ترجمہ تو پناہ لگاؤ ان لوگوں کو جو اتنے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں
 اس سے جسے خداوند ہی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے
 یا بھائی یا کھنے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلوں میں ایمان
 اور مدد فرمائی اون کی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو
 تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت
 سیراے دل کے اندر جاؤ جو اون کی جناب عالم آب میں گستاخی کرے اگر مختار
 باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا لکڑا ہو دشمن بننا بہتر از زبان و صد ہزار دل اور اس
 بہتر ہی کہ تماشائی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لغت کرو ورنہ اگر
 دوسرے نصیبین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو ہمسلم کا نام لیے جاؤ حقیقت اور
 چیز ہے وائے بے اضافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو تبس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہاں نہ تاویلین
 نکالو نہ سیدھی بات میر پھر بین ڈالو اور محمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو دلی
 جانو امام مانو جو اس سے بڑا کچھ اولیٰ اوی سے دشمنی ٹھانوبہر گناہ کی بات میں سو سو
 طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اس کی گڑھی سینھالو۔
 اس کی حمایت میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ
 کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام سیکانام ہے ع اے راہ روشت
 بمنزل ہنداز ہمزہ یہ ہو کہ وہ خود مختاری ساری بناؤ ٹونکا دبا جلا گیا تقویۃ الایمان

یاد شاہ عرش بارگاہ عالم پتہ اسلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لغتی کلمات
 لکھے انہوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر غیر و خیر سے زیادہ کام کیا پھر ہم نے اپنے
 پیچھے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں درایہ ذوق بھی دیکھتے جاؤ کہ جسے
 ہونٹ پیر بنی نہیں صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم باوجود نہایت شبیہ ایسی ہے تو
 بدرجہا بدتر تاہم میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہو گا۔ **الافتہ** اللہ علیہ وسلم رسول اللہ
 و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سولہ وآلہ وبارک وسلم **سلمان** اور ذرا سن پاک وجہ کو تو خیال
 کرو (خاکش بیہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اس لیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا خیال آیا تو خطبت کو ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچا ایسا اقول الحمد للہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل و علا کی بنا ہی
 ہو کسی کا فریا کا فرشتے کے مثالی نہ ہوگی چودہ دین راستہ چاند کا چمکتا کو کہ حق ہو کر جو کچھ ہے

۱۰
 کہو شیخ محمد حسن
 مطبوعہ مکتبہ
 خواجہ محمد شفیع
 (۱) اور جو عبارت زکریا
 (۲) اور جو عبارت زکریا
 (۳) اور جو عبارت زکریا
 (۴) اور جو عبارت زکریا
 (۵) اور جو عبارت زکریا
 (۶) اور جو عبارت زکریا
 (۷) اور جو عبارت زکریا
 (۸) اور جو عبارت زکریا
 (۹) اور جو عبارت زکریا
 (۱۰) اور جو عبارت زکریا
 (۱۱) اور جو عبارت زکریا
 (۱۲) اور جو عبارت زکریا
 (۱۳) اور جو عبارت زکریا
 (۱۴) اور جو عبارت زکریا
 (۱۵) اور جو عبارت زکریا
 (۱۶) اور جو عبارت زکریا
 (۱۷) اور جو عبارت زکریا
 (۱۸) اور جو عبارت زکریا
 (۱۹) اور جو عبارت زکریا
 (۲۰) اور جو عبارت زکریا
 (۲۱) اور جو عبارت زکریا
 (۲۲) اور جو عبارت زکریا
 (۲۳) اور جو عبارت زکریا
 (۲۴) اور جو عبارت زکریا
 (۲۵) اور جو عبارت زکریا
 (۲۶) اور جو عبارت زکریا
 (۲۷) اور جو عبارت زکریا
 (۲۸) اور جو عبارت زکریا
 (۲۹) اور جو عبارت زکریا
 (۳۰) اور جو عبارت زکریا
 (۳۱) اور جو عبارت زکریا
 (۳۲) اور جو عبارت زکریا
 (۳۳) اور جو عبارت زکریا
 (۳۴) اور جو عبارت زکریا
 (۳۵) اور جو عبارت زکریا
 (۳۶) اور جو عبارت زکریا
 (۳۷) اور جو عبارت زکریا
 (۳۸) اور جو عبارت زکریا
 (۳۹) اور جو عبارت زکریا
 (۴۰) اور جو عبارت زکریا
 (۴۱) اور جو عبارت زکریا
 (۴۲) اور جو عبارت زکریا
 (۴۳) اور جو عبارت زکریا
 (۴۴) اور جو عبارت زکریا
 (۴۵) اور جو عبارت زکریا
 (۴۶) اور جو عبارت زکریا
 (۴۷) اور جو عبارت زکریا
 (۴۸) اور جو عبارت زکریا
 (۴۹) اور جو عبارت زکریا
 (۵۰) اور جو عبارت زکریا
 (۵۱) اور جو عبارت زکریا
 (۵۲) اور جو عبارت زکریا
 (۵۳) اور جو عبارت زکریا
 (۵۴) اور جو عبارت زکریا
 (۵۵) اور جو عبارت زکریا
 (۵۶) اور جو عبارت زکریا
 (۵۷) اور جو عبارت زکریا
 (۵۸) اور جو عبارت زکریا
 (۵۹) اور جو عبارت زکریا
 (۶۰) اور جو عبارت زکریا
 (۶۱) اور جو عبارت زکریا
 (۶۲) اور جو عبارت زکریا
 (۶۳) اور جو عبارت زکریا
 (۶۴) اور جو عبارت زکریا
 (۶۵) اور جو عبارت زکریا
 (۶۶) اور جو عبارت زکریا
 (۶۷) اور جو عبارت زکریا
 (۶۸) اور جو عبارت زکریا
 (۶۹) اور جو عبارت زکریا
 (۷۰) اور جو عبارت زکریا
 (۷۱) اور جو عبارت زکریا
 (۷۲) اور جو عبارت زکریا
 (۷۳) اور جو عبارت زکریا
 (۷۴) اور جو عبارت زکریا
 (۷۵) اور جو عبارت زکریا
 (۷۶) اور جو عبارت زکریا
 (۷۷) اور جو عبارت زکریا
 (۷۸) اور جو عبارت زکریا
 (۷۹) اور جو عبارت زکریا
 (۸۰) اور جو عبارت زکریا
 (۸۱) اور جو عبارت زکریا
 (۸۲) اور جو عبارت زکریا
 (۸۳) اور جو عبارت زکریا
 (۸۴) اور جو عبارت زکریا
 (۸۵) اور جو عبارت زکریا
 (۸۶) اور جو عبارت زکریا
 (۸۷) اور جو عبارت زکریا
 (۸۸) اور جو عبارت زکریا
 (۸۹) اور جو عبارت زکریا
 (۹۰) اور جو عبارت زکریا
 (۹۱) اور جو عبارت زکریا
 (۹۲) اور جو عبارت زکریا
 (۹۳) اور جو عبارت زکریا
 (۹۴) اور جو عبارت زکریا
 (۹۵) اور جو عبارت زکریا
 (۹۶) اور جو عبارت زکریا
 (۹۷) اور جو عبارت زکریا
 (۹۸) اور جو عبارت زکریا
 (۹۹) اور جو عبارت زکریا
 (۱۰۰) اور جو عبارت زکریا

۱۔ مہ فشانہ نور و سگ عو عو کند ہر کہیہ ہر خلقت خود می تند ہر اس شخص کے
 نزدیک نماز میں محمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب
 شکر ہے کہ وہ جب آئینہ عظمت کے ساتھ آئینہ گد و اللہ العظیم کہ شریعت رب
 العرش اکرم بین نماز نے اونکے نیال با عظمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو
 کہ اپنے شرکیوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے انک سے لڑائی کے
 تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسے نماز کی ہر دور کعت پر التجات واجب
 کی اور اسمیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمد عبد
 ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمانوں کو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا
 اور واقعہ انکا خیال مسلمان کے ذہین جب آئینہ عظمت و جلال الہی کے ساتھ آئینہ
 کہ اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم پڑھنے لایا ہے اور عرض سلام
 تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز
 میں اونکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے و لکن المنفقین لا یعلمون احیاً
 العلوم مطبع کھنوج ۱۴۹۱ حضرت فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 و شخصہ اکرم قل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ
 التیات بین نبی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کرادے حضور کی صورت
 پاک کا تصور یا نہ ہو اور عرض کرالسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 میزان امام شعرانی مطبع مصر ۱۳۸۱ سمعت سید علیہ الخواص رحمۃ اللہ
 تعالیٰ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہیدینہ العاقلین فی جلوسہ بین یدی اللہ عزوجل علی

مشہودہ بینہم فی تلك الحضرۃ فانه لا یفارق حضرة اللہ تعالیٰ ابد فیما طیبونہ بالسلامۃ مشاہدۃ

ترجمہ میں ہے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو دانتے سنا کہ شائع نے

نمازی کو تشہید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے

حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھے ہیں انھیں آگاہ

فرما دو کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں یا پہلے کہ حضور

کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر سلام عرض کریں **حجۃ البالی الغمہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہاں ذکرہ و

اشبات الاقرار برسالتہ و اداء بعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التیات میں نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور نکاذکر پاک بلند کرنے اور کی راست

کا اقرار ثابت اور ادن کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیات

عظام و علاء کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوستہ ہوا

الدنیہ و غیرہ ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر نقلہ دکن امام آخر

زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ ادب پر آمد و سخت تری

مسک الختام نواب بھوپال مقام ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ غضب العین ٹوٹنا

وقرۃ العین عابدان است و جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادات و نورانی

و انکشاف درین محل بشیر و قوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ

این خطاب بجهت سر بیان حقیقت محمدیہ است علیہا الصلوٰۃ والسلام در ذرا

اور شہداء اور نیک لوگ ہیں) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھ کر کوئی راہ ناسی
جائیگی ضرور غلطی کے ساتھ انکا خیال بیکار اور بے اسکے نزدیک شرک ہو تو احمقین سے اس شرک
کے دور کر نیکی کو شش کو بن صرف غیور المغضوب علیہم ولا استسألین کہیں کہ
انبیاء و ستیفین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یا دیگر کسی ہر بلکہ اھذا الذین المستقیمین
رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمادے گئے ہیں فتح الجیش شہ ولی اللہ ہو

مطبوع مصر ص ۱۷۷ صراط المستقیم کتاب اللہ و قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم صاحبہ مسلما تو میں فقط الحمد کو کہتا ہوں یا نہیں ہے ایک کے ساتھ ان
عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس بات پر شرک سمجھ چکا جن سورتوں میں حضور
پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کے نام یا اللہ کے نظام یا صحابہ
کبار یا مہاجرین و انصار یا امتیں و مسند و عباد اللہ الصالحین کی صریح تہنیتیں ہیں لکھا
تو کہنا ہی کیا ہے یوہین وہ جی نہیں حضرات انبیاء علیہم السلام و اللہ کے قصص ذکر ہیں کہ
اولیٰ کا تصور جب آپ کا عظمت ہے۔ یہ ایسا جگہ اس شخص کو خود اقرار ہے الیٰ اللہ تعالیٰ ہی کی
سو نہیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر ضرورت ہے عالمی ہو
اور کچھ نہ تو کم سے کم حضور کے خطاب ہونگے جیسے چارہ ان قلی ثبات میں لکھا ہو حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور
خیال رہا کہ یہ بھاری ہتھام اللہ عز و جل کی آیت سے لے رہا ہے بہت
غضب نہ ہوئی کی جناب میں ہر گناہی کرنے پر اتر رہا ہے کالف تہنیتیں
اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحت ذکر نہیں تو کہتے مغلطہ ذکر

ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے سزاگاہی ربوبیت کو اسکی طرف اعصاف فرمایا
 اور کیا تصور کہ نہ عظمیٰ ایک کا بنظرطہر صرف سورہ نکات از اس عالمگیر و با
 سے بچنے کی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک میں ڈال لی پھر تکار بھی
 بچی تو صرف شرک سے معصیت کر امیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابل
 وحیم و احوال دینیم کا خیال او میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ اگر خیال
 انبیاء و اولیاء کے شرک میں نہ ملا توجہ الگاؤ و آخر کی قنات میں تو شرک ہو
 نف ہزار نف ایسے ناپاک اختراع پر مسلمان نوین صرف ناز ہی میں گفتگو
 کرتا ہوں نہیں نہیں اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک
 ہے کیا فقط ناز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت
 میں شرک روا ہے حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں
 محمد بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت او ان کے
 ذکر او ان کی یاد او انکی تعظیم او ان کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادت تلاوت
 نے منہ تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مکر متصور تو اس
 چوبانی شرک سے کہ ہر مفسر غرضی اس شتام صریح سے قطع نظر یہ وجہ
 قبیل خود قسم القباخ و مجموعہ صد باکفریات و ضارح ہے مسلمانو
 تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیل سے اس شخص نے تمہارے
 پیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے
 اسلام باقی ہے۔ سبحن اللہ یہ موغہ اور یہ دعوے۔ رہبانی اعوذ
 بلف من ہمزات الشیطان اعوذ بلف ان یحضر و ان

متنبہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفصیح و تفسیر میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ
یہ مقام اس شخص کی اس قدر شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہاں کلام
کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث لغث الاقوال بلکہ احسن الایوال کے بعد
مجھ اور اسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طویل وجہ طویل ہو مگر اجمالاً
آتنا اور سن بھیجے کہ اسکے جسے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم سات
کلیات کفر پائے ہیں (۱) جا بجا قرآن عظیم کی بات فرماتے اور یہ صاف اسے
غلط و باطل کہہ جاتے شفا شریف ص ۲۹۲ معین الاحکام امام

نہایت لائق تہذیب کفریات کے صاف بتاتے

علامہ الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر ط ۱۲۹ من استخف بالقرآن اولیٰ منہ اجمہرہ او کذب
یشتہ منہ او اثبت ما لفقہ او نفی ما ثبت علی علم منہ بذکرک او شک فی شئ من ذلک فهو
کافر عندہ اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی
یا اسکا انکار یا اسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اسکا انکار
یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نفی کرے دانستہ یا سہمیں کسی طرح کا شک لاتے وہ جاہل
تام طاک کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳)
اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)
یوہن حضرات ملکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور
پر نور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت (۶) جن باتوں کو یہ صاف خدا
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبدالغفر بن صاحب دہلوی اور انکو والد ماجد
شاہ ولی اللہ اور انکو والدہ شاہ عبدالرحیم اور ان کے پیر سلسلہ جناب شیخ محمد صاحب
کی تصنیفات و تحریرات میں اپنی گلی پھر رہی ہیں تو اسکے نزدیک محاذِ عدوہ

مشرک تھے پھر یہ اونیخین امام و پیشوا اولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی نظریوں
 یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کا فریب تو یہ اسکا نیم اقرار ہی کفر ہے ہوا
 (۷) مکملے مشرکوں کے بھاری تو دسے خود اسکے کلام میں برساتی حشرات الارض
 کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر دوسری میں ایمان بیان شرک
 و بان عرفان تو یہ پورا اقرار ہی کفر ہے میں ان سب کی پور تخی تفصیل کروں
 تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلمے کے یوکت
 جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سوئے
 بالامور العامہ میں جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
 رسائل میں کلام لکھا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کل پنا چلیگا
 یہاں بطور نمونہ ساتوں کلموں کی ہر ایک ایک مثال لکھوں (کفر ۱۰) اسد
 عز وجل فرما ہونک الامثال فضر بها للناس وما یغفلوا الا العلمون ۵
 ترجمہ ہم یہ کہا و تین بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے اور انکی سمجھ نہیں مگر
 عالموں کو یہ شخص غیر متفلسفی اور دین الہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک لکھوئے
 کے لیے کہتا ہو کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویٰ

الایمان ۲ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اسد و رسول کا کلام سمجھنا
 بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اہل حق اللطف یہ کہتے
 اس کو محض مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ هو الذی بعث فی الامیین رسولاً
 منہم نبیلو علیہم آیتہ و یدکیم و یعلمہم الکتاب الحکمۃ سے اور خود ہی اسکا
 ترجمہ کیا کہ وہ اعدا ایسا ہو کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک سوال نہیں ہے

پڑھنا چاہو پڑا بیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہر کتاب اور عقل کی
 باتیں کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے
 تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی سبحن اللہ رو داسد وانو خود سمجھ لیں اور صحابہ
 کرام سکھانے کے محتاج (کفر یہ ۳۲ و ۳۲) تقویۃ الایمان ص ۱۲ روزی
 کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادوار وینا حاجتیں
 بر لانی بلائیں اللہ تعالیٰ مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی
 انبیاء اولیاء جوت بری کی یہ شان نہیں جو کسیکو ایسا تصرف نہایت کرے اور
 اوس سے مراد یں مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پیکار سے سودہ مشرک ہو جاتا
 ہو پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے
 اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اہل طغیاً کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
 جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھ مشرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یوں
 مطلب کیا سکتا کہ معنی تو کسی نسبت کسی مسلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام
 مسلمانوں کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ مہ شرک لوگوں میں
 بہت پھیل رہا ہو اور اصل تو بنیاد یاب ہے سو پیغمبر خدا کے فرمان کے موافق ہوا
 کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جہر و تہی حکم لگایا کہ پھر خواہ یوں سمجھے خواہ
 یوں کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجئے کہ اس
 ناپاک و ملعون قول پر انبیاء و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اسکے پیشواؤں سے
 لیکر خود اس ظالم و چول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آپست اغلظہ
 اللہ و رسولہ من فضلہ حرمہ و غیرہ و تمت ذکر دیا اللہ اور اللہ رسول نے

جہاں
 ۱۱۱
 ۱۱۱
 ۱۱۱

اپنی فضل سے آیت وتبدی الاکمہ والا یوص باذنی ترجمہ ہو چکے
تذرت کرتا ہے اور زاد انہ اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے یہ معاذ
قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کالفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ لگا
کہ تندرست کروینو کی قدرت الہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہو ر کفر یہ ۴۲۵ آیت ابدی الاکمہ والا یوص
واحی الحق باذن اللہ ترجمہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں اور زرا
انہ اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے
یہ معاذ اللہ عیسیٰ صلی علیہ السلام کا شرک ہوا (کفر یہ ۴۲۵ آیت)
آیت واذ قلنا للہکۃ السجد والادۃ فسجدوا الا ابلیس تجرب
اوجب بنے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کر و سب سجدے میں گرے سوا
ابلیس کے آیت ورفیع ابوبہ علی العرش ونحو والہ سجد آتربہ
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
میں گرے (یہ خاک بہرین گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملکہ و آدم و یعقوب و یوسف
علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم کیا ملکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہو
یعقوب ساجد یوسف رضا مند تقویٰ الایمان ملا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُس پر شرک ثابت ہو خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس عظیم کے لائق ہیں یا یون سمجھ
کہ انکی اسطرحی تعظیم سے اندوخوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اہل مخصاصہ شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اویسکا مخلوق اور بندہ
اور ساتین انبیاء اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اہل مخصاصہ یون تو

کفر یہ ۴۲۵ آیت

کفر یہ ۴۲۵ آیت

اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچار باک خدا بہتیرا فرمایا کیا گروہ
 شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کشی کا
 بین حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوست
 پر کبھی منسوخ بھی فرمادے (کفر یہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پر نور سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کان فقیرا فاعناہ اللہ و رسولہ جنتہ ابن
 جمیل فقیر تھا اسے اللہ و اس کے رسول نے غنی کروایا یہ حدیث صحیح بخاری
 مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۵ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللہم
 انی احرم ما بین جبلین مثل ما حرم بابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ مکرّمہ الہی
 بین دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بنانا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۵ صحیح مسلم ج ۱
 ص ۲۴۱ واللفظہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابنتیم حرم مکۃ والی حرمت المدینۃ ما بین لابتہما لا یقطع حرم
 ولا یصاد ویدہما ترجمہ بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو
 حرم کیا نہ کا طبعیات میں اس کی بیوین اور نہ کپڑا جائے اوستا شکار صحیح مسلم ج ۱
 ص ۲۴۲ عن جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیث صحیح و سنن
 و مساند وغیرہ میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گرد و پیش کے جنگل
 کا بھی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا بھی یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ

وحبلیہ وورکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیعین کا ہر ائمہ حنفیہ اگرچہ
 اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
 میں مع نظر مذکور یک تزیج یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام میں ہے کہ حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے توراۃ ونبیہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
 اس شخص کی شیعہ تقویۃ الایمان گر و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکا
 نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی
 پیغمبر یا جوت کے مکانوں کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اسی پر شرک ثابت
 ہوگا خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یون کہ او کی اس تعظیم سے اللہ
 خوش ہوا ہر طرح شرک ہے اہل مخلصا جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری
 کوشش یہ ہیں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے بچھوڑے تھ ہزار تھ
 بروے بیدینان (کفر یہ ۲۱ تا ۲۶) تفسیر عزیزی بابہ عم شاہ
 عبد العزیز صبا مطبوعہ ممبئی ص ۱۴ بعضے ازاو لیا اللہ کہ آگہ جارحہ تکمیل و ارشاد
 بنی نوع خود گردا پسندہ اند در نیحالت ہم نصرف در دنیا دادہ اند و استغراق
 آہنا بجهت کمال و معت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت منکر دود او لسیان تحصیل
 کمالات باطنی ازاہنا مینا بیند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود را اہنا
 می طلبند و می یابند و زبان حال آہنا در آن وقت ہم مترنم بانیمقال مستمع
 من ایم جان گر تو آتی بہ تن بگو یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب
 ہمہ تن شہادت پر معاوۃ اللہ مترنا بشرک علی ہر ملوث ہو او کیا کرام کا دنیا میں نصرف
 بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اُنکے علوم کی وسعت کہ او دھر بھی مستغرق ہیں

بھی خبر کھیں^۴ اولیاء کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدوں کو مناسب عالیہ تکمیل تک پہنچانا کا جہت مندوں کا اپنی حالتیں اور کی پاک روحوں سے طلب کرنا اور محاصل شکر فرما نواب بہادر کی عبارت میں تو نین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں
الضعاف میں ان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہین کلام الملک
الکلام کفر یہ ۲۷ تا ۲۹ صفحہ آشنا عشرت یہ حضرت ممدوح ص ۳۹ و ص ۴۰

حضرت امیر و وزیر طائفہ اور تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند
وامور مکیومیہ را با ایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذرنام

ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جاسمیع اولیاء اللہ میں معاملہ است و ابی
صاحبوہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں ہر ایک ڈھائی سو پختہ کا شاہ صاحب کو کچھ
کتنے بڑے شرک پسند و دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کار و
عالم کو دامن ہمت حضرت کے خوشکلاشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ
مانتے اور پیروں کی طرح اولیٰ سبکی پرستش اور ان کے اور تمام اولیاء کے نام کی ذریت
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تھا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ الخین بلا و نہیں سنا
اب تو عجب نہیں کہ رافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجے

تقویۃ الایمان صد پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بنو کو اللہ کے برابر نہیں
جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی قوت
تھا بیت نہیں کرتے تھے مگر یہی بکارنا اور مفتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا
و سفارشی سمجھنا یہی اور ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو کفر
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھو سو اب جہل و روہ شرک میں ہر پرہیزگار و پانچویں فصل شرک فی القاد

برائی کے بیان میں لکھا صلا پر پست اپنی تین کھلوا محض بچا ہو اور نہایت بڑائی
(کفر یہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
سے ظاہر کروہ خود اور ان کے بارہ اسانذہ حدیث و بیان سلسلہ ناد علیا منظر العجاہ

تجدد عوناک فی التواب پل ہم و ہم سنجی بولاتیک یا علی یا علی یا علی نہ
کی سندین لیتے اجازتیں دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سرودہ خوار
و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں کچھ کفر عقیدین اچھے مین ہیں جب تو اوھیں نہا کر یگانہ خوار
مصائب آفات میں اپنا د و گار پائیگا ہر پریشانی ورنج اب دور ہوتا ہو اکی دلا
سے یا علی یا علی یا علی الحمد لدان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استاذوں نے
تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں لو
علی کے پکار نیک حکم ایک شرک اور تین مصیبتوں میں مد و گار ماننا و شرک یا علی یا علی
کے لئے باندھ دینا تین شرک جسے انھیں جاننا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے سارے

انھل الانوار من جمیع صلاۃ الرسول و حیاء الموات فی بیان
سماۃ السموات و انوار انتباہ فی حل نداء یرسلو للہ والاد
والعلیٰ لنا علی المصطفیٰ بدافع البلاد غیر مطالعہ کرے (کفر یہ ۵۵ تا ۵۷)

نام خاندان ولی کے آقا نے نعمت خداوند دولت مرجع منتہی و منفزع و نجا و مبد و مخرج اب
شیخ محمد و صاحب کے مکتوب با مطبوعہ کتبہ دوم کتبہ شیم خواجہ محمد شرف در شیش
رابطہ ازوشہ بود کہ بعد ہر مہینہ یافتہ کہ در صلاۃ ترا سجد و خود میداند و میبند و از فرض

منفی نیکر و محبت اطوار ابند و ملت منمائے طلب است از ہزاران یکے اگر بدہند صاحبان
معاملہ مستعد نام المناسبہ ست بخوبی کہ باندک صحبت شیخ مقتدہ آجیسع کمالات اورا

کفر یہ ۵۱ تا ۵۴

کفر یہ ۵۵ تا ۵۷

جذب نماید۔ ابطہ اگر نفی کنند کہ اوسجدہ الیہ مست نہ مسجد اولہ چار محارِب و ساجدہ
 نفی نکنند ظہور انقیس و دولت سعادت مند ان را میسرست تا در جمیع احوال صاحب الیہ
 متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در نگاہ جامعہ بید دولت کہ خود را
 مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم نہ تنہا
 بجزین بدل شرک بین ہر ایک اعلیٰ بائون سے ہزار ہزار من کام میری لکھا کہ
 تصور شیخ اسقدر غالب ہو کہ نمازون بین اوسکو اپنا مسجد و جانتا ہو صورت شیخ ہی
 کو مسجد نظر آتا ہو جناب شیخ مجد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادت مند و کمولتی ہو طابا
 حق کو اس دولت کی تمنا ہوئی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال ان
 شیخ کو اپنا متوسط جانو و شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقتیں میری کسب و متوجہ ہوتین
 شرک آب یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ تازین پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لیجا ناچنین و چنان ہے اور تخریش شرک ناظرین اپنے جاناکہ
 وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجد و صاحب بید دولت و تباہ کار بتا ہو میں ان
 دیہ ہی بید دولت ہو صراط یقیمم بین کہتا ہو ص ۱۱۱ از جلد اشغال مبتدئہ منتقل
 برزخ ست امتیاز ہر صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے غلہ
 اس مابین ایک نفیس سالہ مسو الیا قوتہ الواسطۃ فی قلب عقد الدرب
 لکھا او ہمیں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب
 کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے تمیل و شادات سے اس شغل کا جو
 نہایت کیا اس ہیئت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی ات و پیر پر ہیں جناب شیخ
 مجد و تباہ و منحرف بتایا (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موضوع مکتوب ۱۲۱

مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلید ہی کو کچھ کہیں کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرتے اور سے بغیر ہٹ دھرم بناتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب شعی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہی جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود تھی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کر رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ازاں بخاک یہ روایت نو اور کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتویٰ پر لکھا یا ہو گا صرف اس لیے کہ ظاہر الروایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرتع اور اس کے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر مبنی عمل نہیں پہنچتا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہیں نہ بھی لگا رہا آپ شمس مذکور کے جبروتی احکام سنئے کہ خاص اپنے پر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقطہ سنا تا ہی تقویۃ

الایمان ص ۲۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے ذمے مقدم سمجھ

حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی بات تو ان سے شرک ثابت ہوتا ہے

ص ۲۳ اس زمانہ میں دین کی باتیں لوگ کتنی امین چلتے ہیں کوئی پہلوئی سمجھوں کو

کوئی مولویوں کی باتوں کو جو اونھوں نے اپنے ذہن کی نیزی سے نکالیں سند پکڑتے

بین رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوا کسی کی راہ نہ چڑھا
 ص ۱۱ اس میں حکایتیں جتنی ہیں سب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط
 غلط سمون کی سند پڑھی پیچیدہ خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے
 تنویر العینین بیت شعری کیفیت مجوز التزام تقلید شخص مع تکلن الوج
 الی الروایات المنقولہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصریح الدالۃ علی خلا
 قول الامام المقلد فان لم یرک قول امامہ ففیہ ثباتہ من الشرک من جمہ من کیسے جانو
 کہ ایک شخص کی تقلید کو یہ رہنا کیونکر حلال ہو گا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر
 صریح حدیثیں پاسکے اپنی بھی امام کا قول نہ چھوڑے نوادس میں شرک کا میل ہے تنویر
 العینین اتباع شخص معین بحث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ
 والکتاب ویؤدل الی قولہ شوب من النصراتیہ وخط من الشرک والعجب من القوم
 الابخافون من مثل هذا الانباع بل یخفون تارکہ فما حق هذه الایۃ فی جوابہم
 وكيف خاف ما اشركتم ولا تخافون انکم اشركتم باللہ ترجمہ ایک امام
 کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین
 ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرا فی ہونیکا میل ہو اور شرک
 میں کا حاصلہ و تعبت کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اوسکے چھوڑنے
 وایسکو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر
 ڈروں اس سے جسے تم نے اللہ کا شرک بنا یا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اور کو
 اللہ کا شرک ٹھہرایا افسوس حضرت شیخ محمد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ
 میں ایسے فرزند و بلند سعادتمند پیدا ہوئے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالاک

طاقِ شکر سے اصل ایمان میں غل بنائینگے معاذ اللہ کافر مشرک خضرائی بنائینگے شاء
 ولی اللہ و شاہ عبد الغزیز صاحب کیا جاتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہو نہا سیت
 اوٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پیری امتدادی درکنار عیاذا باللہ کفر و شرک تو قریب
 ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی سلامتی جڑ کاٹینگے ازماست کہ براست اللہ تعالیٰ گنہگار
 مچھلی سے بچاتے ع بدنام کندہ نکو نامے چند سے زنان بار و رگزار زایز پر بار
 طفلے کہ ناہنجار زایز غرض کہان تک گئے انبیاء و مرسلین و ملکہ و صحابہ و ائمہ و مسائر
 مسلمین تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینٹے پیچھے تھے خاندانِ دہلی اکابر
 ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا ابو ترہا سب امی ہوئی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا حضرت
 واپس سے استغفار کہ انہی امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد الغزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جانا
 شیخ مجد و صاحب سلوک کھلم کھلا مشرک ان لوگے یا کچا ایمان دھرم کا خیال کر کے اہل صوفی
 امام کو گمراہ بدین و کفر مسلین مورد لزوم ہزاران کفر جانو گے میں عبث تشفیق کران
 بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر و ر
 شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اوٹکا ملاح اٹکا معتقد
 اوٹکا مرد اوٹکا مقلد و نحین امام سمجھے پیشوا مانے ولی کیے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم
 کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہو کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھو خود کافر ہو اس شخص پر کفر
 ہر طرح لازم را کہ کو دیکھنا فتنہ یہ اوسکی جزا ہو کہ مسلمانوں کو محض بوجہ ناحق نار و بات
 پر مشرک کہا تھا ہے دیدی کہ خون ناحق پر داہ شمع راہ چند ان امان مذا کہ شب اکند

کفر یہ ۵ تا ۶) ص ۱۸۳ مستقیم ص ۱۸۴ ائمہ اہل طریق و اکابر افریق در زمرہ ملکہ

برکت الامر تریز لیر موراز باب ملا و اعلیٰ طہم شدہ در اجراے آن میگوشتند معدودہ

تاریخ ۱۱۵۶

پس احوال این کرام بر احوال ملکہ عظام قیاس باید کرد ^{۶۱} قطبیت و غوثیت و اہمیت
 و غیر ہائے زہد کہ امت ہمد حضرت مرتضیٰ القاضی دہناجمہ بواسطہ ایشان است ^{۶۲}
 سلطنت سلاطین و امارت اہمیت ایشان را دخلیست کہ برسیا جہن عالم ملکوت
 مخفی نیست ^{۶۳} ارباب بین مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و
 شہادت بیانشند و این کبار اولی الایدی والا بصار امیر سد کہ نامی کلیات را بسو ^{۶۴}
 نسبت نمایند مثلاً ایشان را امیر سد کہ بگویند کہ از خوشن تا فرش سلطنت است ^{۶۵}
 در نیمقام بعضی خلیفہ الدی میانشند خلیفہ الدی آنکسے است کہ برائے انضام جمیع مہام اورا
 مقرر کرده مانند نائب سازند ^{۶۶} اورا در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سایہ کف
 تربیت خود آوردہ جارحہ تدبیر گوینی و تشریحی خود میسازد ان پانچ شریکات مین
 صاف صاف نظر بحین ہین کہ ملکہ و اولیا کار و بار عالم کے در برین اولیا عالم کے کام ہی
 کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہوتا تمام کام اونکے ہاتھ سے
 انضام پاتے ہین بادشاہوں کے بادشاہ بنے امیرون کو امیری پانہیں مہو علی
 ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سینہ او کی ایک عبارت شروع کفریہ ^{۶۷}
 مین مین چکے بعض اور لیجے مے الد صاحب کے یکہ عالم مین تصرف کہ بنکی قدرت
 نہین دی ^{۶۸} جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہین ^{۶۹} کسی کام مین نہ بالفعل
 او نکو دخل ہو نہ او کی طاقت رکھتے ہین ^{۷۰} جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف
 کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر او سکوانے سوا و سپر شرک ثابت ہوتا ہو گو کہ الد کہ برابر
 نہ سمجھ اور او سکے مقابلے کی طاقت او سکونہ ثابت کرے ^{۷۱} (کفریہ ۶۸ تا ۷۱) ^{۷۲} ^{۷۳}
^{۷۴} وینحالت اخلال براکتہ افلاک سیر بعض مقامات زمین کہ دور دورہ را راجا

و مہر و بطور کشف حاصل می آید و آن کشف مطابقت واقع می باشد و مگر با کمال
 حالات سموات و ملاقات ارواح و ملک و سیر حجت و تار و اطلاع بر حقائق آن مقام
 و دریافت مکلف آنجا و انکشاف امر از لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم سر را می تواند
 و در سیر خود و درخت است بلا عرض نماید یا بر آن و در وضع آسمان نماید یا بتفصیل زمین
 ص ۱۲۱ برای کشف قبور سبوح قدوس رب العالمین و الروح مقرر است ص ۱۲۱ اگر کشف
 از لوح و ملک و مقامات آنها و سیر ملک زمین و آسمان و حجت و تار و اطلاع بر لوح
 محفوظ شغل و در گذر و استعانت بهان شغل بهر مقامیکه از زمین و آسمان و بهشت و دوزخ
 خواهد متوجه شد سیر مقام احوال بنیاد یافت کند و اہل آن مقام ملاقات سازد و انصاف ص ۱۲۱
 برای کشف و قانع آئندہ اکابر بر این طریق متعدد و نوشتن اند و مگر آن عزیز باد جویت
 عند اسکال النفس قوی التاثر صاحب کشف صحیح باشد ص ۱۲۱ این بریر کو کجا کشف معلوم
 حکمت انجامید ان سات شرکیات بین صاف صاف کشف کی صحت کا افزا هر مجہدی
 ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کی آسمانوں کے
 مکانات اور ملاکہ دار و لوح اور اوکے مقامات اور حجت و دوزخ اور قبر و کج اندر کا حال
 اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرشتہ سب بین او کی رسائی ہوتی ہے
 حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنی اختیار سے زمین و آسمان میں جہان کا
 حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حامل کرنے کے طریقہ خود ہی اس شخص نے
 ہٹائے کہ یوں کرو تو یہ رتبہ مل جائیگا یہ کشف یا اختیار یا خدا تینکے آپ تقویٰ الایمان
 کی پوچھیے ص ۱۲۱ جو کچھ کہ اسد پرنیہ دن سے معاملہ کر گیا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت
 میں سوائے حقیقت کی سب کو معلوم نہیں نہ نبی نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا ص ۱۲۱ ان باتوں پر

سب بندہ بڑے ہوں یا چھوٹے کیا ان خبر میں اور نادان صمد و صمد جو کہ

اللہ کی شان ہو اور اوہین کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا وہین اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاو

مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتے پتے ہیں یا آسمان میں کتے تارے ہیں

تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جائے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے

رسول کو کیا خبر جن اللہ و انبیاء پر ہی کے ایک ایک مرد کو زہن و آسمان جنت و دوزخ

خبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین تلوک روشن تھے

عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پر ہی کو وہ

طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ صمد و صمد

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نجافی یہاں تک ہو کہ آسمان کے تارے تو دور کیا

داخل کہ ایک پیر کے پتے جان لین اگر کوئی اوہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی

گنتی جانتے ہیں تو اس خواہین اللہ کی شان میں ملا دیا و انبیاء کی کو وہ وسعت بخشی

یہاں اگر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیر کے پتے جاننے پر گہی حق فرمایا اللہ و جل

ما قدر واللہ حق درمدا اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی (تقریباً ۶۴) الباقی

شکر کب عباد کا نور کھو دینا ہو کشف کا دعوے کر نیوالے اوہین داخل ہیں عیسیٰ

یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کر کے شرک میں ڈگو

کذا لا العذاب ولعذاب الاخرین اشد لکذا لو کانوا یعلمونہ (کفر یہ ۶۴) یہ نبی کفر

امام الطائفہ تھا اتبع و اذتاب کہ اس کے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام چنا

ماتے ہیں ازوم کفر سے کیونکہ محفوظ رہ سکتے ہیں شرح فقہ اکبر جامع الفوائد

سورۃ تلم بکلمۃ الکفر وضحک بغیرہ کفر اولو تکلم بہ نہ کہ قبل القوم ذاک کفر اولو تکلم بہ

۶۴

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوس پر یعنی راضی ہو اور اسکا زکر سے اور دونوں کافر ہو جائیں
اور اگر کوئی داخل کلمہ کفر ہو لے اور لوگ اسے قبول کریں تو سب کافر ہوں **اعلام**

میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ص ۳۳۱ من لفظ بلفظ
الکفر کفر الی قولہ) و کذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ اور ضی بہ کفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
ہوئے کافر ہوا سیطرہ جو اسپر سب سے یا اسے اچھا سمجھے یا اسپر راضی ہو کافر ہو جائے

بحر الرائق ج ۵ ص ۳۲۵ احسن کلام الی لا یوراقا ل معنوی او کلام نہ معنی صحیح ان کان
ذک کفر من لفظ ل کفر احسن ترجمہ جو مذہب ہو کج کلام کو اچھا جایا کہے بمعنی پڑ
کلام کو معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس فائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیو الا کافر ہو گیا۔

(کفر یہ ۱۰) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دینی خصلت کہ حسن مسلمان کو کسی امام کا منقلد
پائین بید حرکت اسے مشرک بناتین حکم ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ صحیحہ
ان پر حکم کفر عام ہونیکو بس ہر طرفیہ کہ اس شخص ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا طرہ و نحو
جو صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت

حنوف پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ایما امی قال لا یشیع کافر فقد بار
بہا احدہما ان کان کما قال والا جعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان دونوں

میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا دو سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے
والے پر لپٹ آئیگا صحیح بخاری ص ۱۰۱ صحیح مسلم ص ۱۰۱ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

خوفیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ایس من وعار جلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذا لک لا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں

ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر لپٹ آئے حدیث مدنیہ شرح طریقہ مدنیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶

ترجمہ

۲۶۰ ص ۱۵۰ کذاک یا مشرک ونحو ترجمہ اسطیرن کی کو مشرک یا اوکی مش
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا) میں کہتا ہوں یہ معنی
خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **تقویۃ الایمان** ص ۷۷ مشرک ہیں
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا
خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹنا ہے تو مشرک
تو کہیں بدتر ہے شرح الدرر **العلامة اسمعيل النابلسی** پھر حدیث نمبر ۲ ص ۱۵۰ و ۱۵۱ الوفا
مسلم کا فرمان الفقیہ ابو بکر الاشقیق کفر و قال غیر من مشایخ بلخ لا کفر و اتفقت ہر
المسئلہ بخارا فاجاب بعض ائمہ بخارا انہ کفر فرج الجواب لی بلخ انہ کفر من افی بخارا قول
الفقیہ ابی بکر رجعت الی قولہ اھمخصاً ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابو بکر عیض فرماتے
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر ہوا پھر مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا
شرف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف فتویٰ
دینے تھے اوخون نے بھی اسطیرف رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص ۱۱۰ رجوع الکمال لی
فتویٰ ابی بکر البلیخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتویٰ کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا
مسلمان کو اسی گالی دینے والا خود کافر ہے علی گری ج ۲ ص ۱۵۰ فقیر سے برجندی شرح فتا
مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۱۰۰ فصل ۱۰۰ سے حدیثہ ص ۱۵۰ و ۱۵۱ احکام حاشیہ درخت خزانہ
المفتیین ج ۱ کتاب لایخیر فصل لفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۱ ص ۱۱۰ فتاویٰ
سے برازیہ ج ۳ ص ۳۱۳ ر المختار مطبع مقبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر الفائق وغیرہ اختا
للفتنی جنس منہ المسائل ان لفاصل قبل ہرہ المقالات ان کان ارادہ شتم ولا یقصد کافراً
کفر ان لایقصد کافراً فخطبہ ہذا بنا علی اعتقادہ انہ کافر ترجمہ اس قسم مسائل میں فتویٰ

کذا لا العذاب والعذاب الاخرة اسکرلوکانوا يعلمون ۵
 تزییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ طائفہ اور اسکے امام کے کفری اقوال دراپر
 کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار بظاہر شتر کفر یا
 کتب پہنچا اور حقیقتہً دیکھیے تو بشمار دین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات
 یہ کلمہ صدر ہر کفریہ کا خیر ہے یوہین کفریہ ۲۹ و ۲۳ بھی جمع کفریات کثیرہ یہ شتر کیا ہیں
 جس ایک کو چاہیے شتر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ شتر کہیں خواہ شتر نہ کر
 کفریات ٹھہرائیے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ان عمر بھی یہی کیا یا تھاپڑھا نکھا سب سے بہین گنویا تھا
 مشقین ٹھہری تھیں جہانین بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بولنا
 وہ ان کیا بات تھی یہاں قلم استیعاب رب ریائیو دن و دہانتے ریگ شتر دن کے
 قبیل سے ہے لہذا سطر سے عطف عنان کیجیے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک و لٹا کر
 بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سار فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و
 لاحقہ کا ایک کفریہ عام قہریمہ سن لیجیے کہ انھیں کفر کہنا فتنہ واجب ہے واضح ہو کہ وہ
 منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں ابن عبد الوہاب نکاحا علم اول تھا اس نے کتاب التوحید
 لکھی جس میں اپنے فرقہ ہمیشہ کے سوا تمام اہل اسلام کو حکم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طہران
 المدینہ شرفا و کربلا پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و نئے ادنیٰ و شرارت عظیم و
 وغارت کا اوٹھانہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہوا اسکا حال کتاب
 مستطاب سیف الجبار کے مطبعہ گلشن ہویہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے
 جنہوں نے شب پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی السیاسین علیہ السلام علی کرم اللہ تعالیٰ
 وجہہ الکریم پر خورج کیا اور سداۃ القہار کی ذوالفقار کافر شکار سے دارالبور کا ستارہ

جنگی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اسکا ایک گروہ
 ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھا بیٹھا ہائٹاک کہ اسکا بچھلا طائفہ دجال العین کے ساتھ نکلیگا جب
 اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم منصوب بہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع
 میں اسے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجد یہ مشہور ہوئے جسکا پیشوا شیخ نجدی تھا
 اوسیکانزہب بسان سمیع و دہلوی نے قبول کیا اور اسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان
 اہ حقیقۃ تقویت الایمان ہوان دیار میں پھیلایا اور لجاظہ علم اول واسیہ و منظر معلم
 ثنائی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا بین
 موحد و مسلم ہیں باقی سب عاذا اللہ مشرک کافر و المختار ہمشہ و کفر و انصاف
 بنینا سلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علت ان ہذا اخیر شرط فی مستملی الخواارج بل ہجون
 لمن خرجوا علی سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا فیکفی فیہم اعتقاد ہم کفر من خرجوا علیہ
 کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین کا نوا
 یتقون مذہب الحنابلہ لکن ہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقاد ہم مشرک
 واستباحوا ذلک قتل بل السنۃ و قتل علماء ہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم و خرب بلادہم
 و ظفر ہم عساکر المسلمین عام ثلثین و اربعین و الف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاصہ
 ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
 پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جبہ خروج کریں انہیں اپنی عقیدہ
 میں کافر جائیں جیسا ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہو جنہوں نے
 کل ہرگز نہیں پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو جنہوں نے ہمارے حق کو انکا مذہب یہ کہ صرف

یعنی دایہ طحیلیہ اور اسکے امام نافر جام پرچہ قطعاً یقیناً اجتماعاً بوجہ کثیرہ کفر
لازم اور بلاشبہ حجابیہ فقہائے کرام و اصحاب فتوے اکابر و اعلام کی نشریات و افہام
پر یہ سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات و احونہ سے باخبر
توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام
احتیاد میں کفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب اللہ سبحانہ تعالیٰ علم
و علم جل مجدہ اتم و احکم الحکمہ اللہ کہ یہ اجالی اجالی جواب باصوب غرہ جلاوی الخزہ
روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۲۸۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرستہ تمام اور لحاظ تاریخ الکوکبۃ
الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب یہ نام ہوا نسأل اللہ تعالیٰ

ان یرینا علی الایمان و استغفر لہم لانا علی دینہ الحق یطہرہم من اللہ و یرخلنا بحجۃ حبیبہ
الکریم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم فرادیس الجنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و ملائمتہ

سیدنا انس الجنۃ و صلی آلہ و صحبہ اہلہ و جنۃ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین
کتبہ

عبد المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ البنی الاحمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فائدہ

اس مخبر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامہ سلین ہر اور ان دین پر اظہار میں کہ
 مذہب دہلیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل آواؤں کا امام الطائفہ ایسی شناختوں کا موجب
 و قائل ثانیاً کبرے دہلیہ پر عرض ہے خوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بناؤ
 ہو اندھیری رات میں کس مصلحت میں کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو
 دم کے دم میں سویرا ہے ہر روز حشر شروع ہو صبح معلوم ہے کہ باکہ ختم
 عشق و رشب و بجز بڑے غصے سے کام نہیں چلنا بگڑنے سے مذہب نہیں بچنا
 انما اعطکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام حمیت
 جاہلیت سے جدا ہو کر مدنی العدا اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابوں کے نشان
 صفحات بتا دیے ہیں جن میں شبہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف میں
 مختارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کہ
 وضلاات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب
 تو کیوں نہ ہو و تاب ہو ہمیں گو وہ میں یہ ان اظہار حق سے کیوں خائف ترسنا
 آدمی ہنکراور کی سنی اپنی کچی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ
 ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی سلامت نکلے تو آگ چلو
 یہاں تک کہ حق ایک طرف کھلبائے تجید و ردی میزان عدل میں ٹکراتے
 اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السميع القریب و ما توفیقی
 الا باللہ علیہ نقولت والیہ و انیب ۱۲ سل السیوف
 الہندیہ علی کفریات بابا التجدید للعلامة المصنف مدظلہ العالی

بسم اللہ تعالیٰ اس امر نے اپنی ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی نہ رہی
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اس کی کتابوں میں صفحہ کے نشانوں سے
جہات میں نکال کر پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علمائین اور انکی نسبت حکم کفر و کفر
و کھالے وہ کتابیں جیسے ہنئے ان کے نوال کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں ان عظیم
بہار شریف عظیم مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دخترا علمائے
فتاویٰ فاضل خان شجر الرائق بہ الفائق شہابہ والنظار جامع الرموز بر جندی شرح نقایہ
جمع الانہر شرح وہابینہ و المختار شرح الدرر و الغرر للعلامة سمیع اللہ علیہ لایقہ تہ
شرح طریقیہ حمید للعلامة عبد اللہ البیہ فی الزلزلہ فقیہ ابو الیثبت فتاویٰ ذخیرہ امام ابن
محمود فتاویٰ خلاصہ فتاویٰ بزاز فی فتاویٰ تارخانیہ مجمع الفتاویٰ معین کام علامہ طرابلسی
فصول علی حراتہ المفتتین جامع الفصولین جو اہر خلاطی مکملہ لسان الاحکام الاعلام بقواطع الاسماء
للایم ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للایم القاضی الماکی شرح الشفا للملا علی القاری
نیم الریض للعلامة الشہنا الخفافی شرح المہذب للعلامة الزقانی الماکی شرح فقہ اکبر للعلامة الفارسی شرح
العقد الخلفی فی الشافعی الدرر السینیہ للعلامة السیسی شہر لانا احمد زینی و حلا المکی الشافعی الدرر
للشہاد ولی الدرر دہلوی تحفہ اثنا عشر شہاد عبد الغنی صبا دہلوی تفسیر عزیزی صبا دہلوی
موضح القرآن عبد القادر صبا دہلوی برادر شاہ صبا دہلوی یہاں تک کہ خود تقویت الایمان اور
دوسرے کتب کے لکھنے اور نیز امین دیکھی احیاء العلوم امام تاج الاسلام خزانہ فی شرح غفرانی
ومیزان الشکر الکبریٰ محمد الی شاعرانی و مکتوباتنا شیخ محمد الفتاویٰ و حجة البیضاء فی مسائل الایمان و
الرحمہا یہاں تک مسک الختام شرح المرام تصنیف صدیقنا محبوبا طبرانی و غیرہ اسلیمو تصنیف مصنف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد للہ رسالہ مبارکہ سال السیو الہند یہ سے اوامام باطلہ بعض
حضرت نجریہ کے دفع قذیل دروہاوی اسمعیل و حامیان اسمعیل
کی تجہیل و تحریف میں یہ رسالہ سے بنام تارتکھی



تصنیف لطیف حامی سنہ ۱۳۶۹ شکر دی فتنہ وہ شکن دی فتنہ مولانا
قاضی عارف محمد عبد الوحید صاحب خفی فردوسی عظیم آبادی
نظم سالہ تحفہ حنفیہ سلسلہ عربیہ شرع الاغادی

مطبع دارالجمعیۃ واقعہ فی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوئینۃ الشہداء نیۃ علی کفریات ابی الوہابۃ الصلاۃ والسلام
 علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات یا بابا النجدۃ عکلات اللہ تعالیٰ
 وسلام علی الحبيب وآلہ وصحبہ ورضیۃ النعمین بنو الہ امین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت
 وفارس الحق تحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعوہ غلام صدیق وقادہ اللہ شکر کمال
 وزذیق وسقاہ حقیق الحق الحقیق تقبول اصحاب الصدق والتقدیق نے رسالہ مبارکہ
 سل السیوف الہندیۃ علی کفریات یا بابا النجدۃ یہ - تالیف لطیف
 حضرت عالم اہلسنت فاضل سلوی دام ظلہم العالی ۲۰ ماہ مبارک محرم الحرام
 ۱۳۱۰ھ کو بصیغہ جبرئیلی سید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب
 حج حیدر آباد و صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب کاپنوری ناظم
 ندوہ و مولوی سلیمان صاحب پھلاروی جان و جانان ندوہ کی خدمت میں
 حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تونکار ہو کر واپس فرمادیا اور پچھلے صاحب کے بیان بھی واپس جناب
 صدر صاحب نے کچھ جواب عطا فرمایا مگر حیدر آباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ
 مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ این اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی
 صاحب نے اچھا وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب نہانی

سل السیوف کا بال بیکانہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر اقرار اور اپنے کمالات عالیہ کا
 اظہار فرمایا عالم استغفار تہذیبی عقل اور نے ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر
 براہ انصاف صاف کہہ دیا کہ حضرت نے عجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال خود
 اپنا کچھ سمجھنا حال رسالے میں جس قدر عبارات ائمہ کرام و علمائے اعلام سے استناد تھا
 اصلاً کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ امینین
 کا خود کمر لایا کتاب لیا اور ان کے علاوہ کثرت کفریات کو اپنے کلام میں جلوہ دیا۔
 شرح طرح سے حضرت عجیب دراون کے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افسوس کا غلو
 جا بجا توجیہ القول بالایضی بقا کہ جا بجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہیں صرف
 اتنی ہی جواب پر فصاحت فرمائی کہ مراد کچھ تھی اپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود زبانی
 اسمعیل پر سے رفع الزام کو پہل و کذب الہی کی تجویز نکالی باتوا قون میں نبی صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کو دشنام خرچ دینی جائز ٹھہرائی ناز و غیرہ عبارات کو حرام مانا نیز یہ الہی
 کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول
 حقائق دینیہ میں ناقص و ناقص قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کر لیا خدا
 مستنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا جسے کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا تا جہت اسمعیل
 میں تکفیر لکھ کر وہ جو جس ٹبر کا کہہ کر ان میں پر بلا وجہ حکم کفر جڑا سمجھ کر صوفیہ کرام کو کافر
 ٹھہرایا صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالف اسلام بنایا حدیہ کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی
 انتہایہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دلیل ٹھان لی جس میں مرہ سارا غصہ تھا میچے
 اسمعیل پر لزوم کفر آنا اور اس کا تو خود صریح اقرار اسمعیل کو جب غصہ کے سیل میں دریائے
 تکفیر بڑھ کر آیا تو نہ آپ بچے نہ اسمعیل غرض انواع و اقسام کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

سل
 ان تہذیبی
 شافی و کافی
 بیان فقیر کے
 جواب میں خلاصہ
 ہو ۱۲
 مسئلہ
 تکفیر
 انواع و اقسام
 میں کہہ دیا
 صاحب نے اپنی
 وہ دوسری میں
 قرار دیا
 تا سمیت خلاصہ
 بنیاد میں
 بیان کیا

آفر طلب یہ کہ رات کو ہی جواب نہ بھیجنے کے اہم آئے مگر فقیر بچو اللہ تعالیٰ نہ کریں ناچ نہ
 مزد کو کارکن تھا کہ اظہار حق میں سکو تہ روار کتا تہذا اُس نامہ نامی کا جو اس حدیث سے
 گرامی میں وار و کفری ویا اور اب ملاحظہ برادران سنت کے یہ صورت رسالہ میں
 کیا کہ مسلمان و یحییٰ حضرات و ابیر اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو جیڑیں نہ رسول
 کو کم بختی کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے دم کو بچاؤں نہ اولیٰ امام انیم کو جسکے
 لیے سب بگاڑیں جو دشمن آئیں تو اس پر بھی جھاڑیں یہ دین دیانت ہو یہ حیا و انصاف ہو
 بالہ میں شرالہ اتان صبر صبر صبر نکالوئے بخیر ہن اس سال کا نام آفر
 یہ سبکی بار مہم آغازہ انجاء دہشتہ اللہ التوکل بالاعتماد

نظام امام مولوی صاحب بنام فقیر غفر اللہ لہ

بخدمت اقدس صاحب۔ لانا مولوی عہد الوہید صاحب غفری۔ لہ رہ۔

مخدومی بعد سلام سنان عرض ہے کہ قبلا اس مرتبہ رہ رہہ الحقیقہ ہر پہلو شہادت ہو ہر وہ
 کیا ایمان کا قلعہ جس پر قلب سے ہر اسرار کفر بھی قلب و متعلق ہو تا یا نیسے بغیر
 اسکا قلبی کے کفر نارت ہو تا و سوار ہر چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ آپ و اللہ

الذین ایمانوا و عملوا الصالحات۔ و قال اللہ ان اب انما قلتم تو منوا بالایہ الا یؤمن ان من

بالہ و لکن الہدایت ہا لا استفتت قلبا الہدایت الی اللہ علیہ السلام و لکن الہدایت الی اللہ علیہ السلام

صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہے ہر طرک با جابر بعض قطعی سے ثابت ہو اور ہے معنی
 میں و ہر ہر یہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے سوال
 اول میں جواب لکھتے ہیں کہ صراحت لازم کہ اسے بغفل علم غیب حاصل نہیں استنبہ

اور اس لزوم سے کفر کفر دیتے ہیں بعد از انصاف ہر اگر آیت تسلیم کفر ملاحظہ

غزاق اور اسکی تفسیر کیجی، قیامت شاید مسند جرات نہونی البتہ علم قدیم بارہوی کا
کی نسبت اختیار کیونکی قائل کے کلام میں صراحت ہے ہونی تو حکم کفر کا چندان ضرورت
نہ تھا البتہ سطر سال دوم ہر بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ان اردو میں سے چنانچہ
جس کا ہوا کفر ثابت کر اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو
حالانکہ امتناع کذب باری پر یقین تحقیق میں صرف امتناع بالذات و بالغیر میں اختلاف
جو کہ دلیل سے تحقیق کفر نہیں ہو سکتا ان یا مر دوسرے کہ امتناع بالذات مرجح اور
اقوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلئے اس میں انکار مباح نہیں ہو اور
سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہو جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصنیف
میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ لغو ذلت کفر بزرگان دین الازلیہ کی ہو
اگر ہرگز جائز نہیں اور سوال چارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس میں کفر معنی نہیں
خدا تعالیٰ کے سیکو مجبور نہ جانو بیٹے نہیں کہ جنت و نار و ملائکہ کتب نبوی و انبیاء علیہم
السلام کو مستانہ لغو بالذات ان الفاظ سے معنی خلاف سیاق و سباق لغو اور
مثال یہ جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ حوام کا الہام نے خدا تعالیٰ کو
چھوڑ کر دوسرے کو اپنا پورا حاجت دانا لیا ہے ایسے محل پر اللہ کسی نے کچھ فرست
کیا نہ کافر ہو گیا ان کیسے ذکر کفر تو یہ بیاض میں دوسرے ہے اور سوال پنجم میں قائل
کچھ کہتا ہے اور پہلا و سکوا فرمایا کے واسطے دوسری تقریر کر لے ہیں ورا
خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر انداز سے لفظ فرماتے کیونکہ اس کلام کی
سند میں کتب تصوف متنی لفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی
نیت میں اگر لغو بالذات تحقیق ان رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز تقویٰ کا فرق بنانا مقصود ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب الٰہیین ہیں اور کمال تصور و رتبہ تک الٰہی عظیم و کرم
 کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر متاثر ہو گا تو کفر، کفر
 ہو سکتا اور سدا الٰہیہ میں وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین میں ہو اسے کہ بعض
 اختلاف اس کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ
 رکھا اس میں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں ہے ایسے
 لزوم سے معذور بالمدرب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی
 جو خیرین و ام الزام کافر قلم کیا ہے یہی چاہیے کہ نفس لائق پر نظر کیا جائے اپنی
 قلبی خواہش و سبب شتم سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو مطلع صاف سے
 صرف اولے و عدم اولے غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہے
 جسکی وجہ باہمی اتفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال
 غصہ غضب نمایاں ہے شاید بوجہ کمال حرم و تقویٰ ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں
 ورموسر لسان نہیں ہو اگر حالانکہ حدیث شریف میں غضب کی وقت فیصلہ کرنی ہے
 منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہیں ہوتی میں نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر
 عبارت میں عرض کیے ہیں کہ آپ کو تنبیہ کروں کہ نام علماء و فضلا ہندوستان کے شہید
 دہلوی کے کفر نہیں مگر بعض علماء جنکو بطور مرتد کے تکفیر و جہرہ ملی ہے وہ مجبور و
 معذور ہیں وہ انکے سب شتم کو مثل رد فضل کے فعل دین اسلام سمجھتے ہیں عجب
 عجیب تاویلات و تسویلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جسکو کوئی عالم
 ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا محکم جواب رسالہ فرمائے کی ضرورت نہیں

یا ان اسل جمالگو دین میں جس میں مفصل عرض کر سکتے ہوں بشرطیکہ کوئی تسلیم کر لے
 اور جب کہ اعجاب کل ذمی رائے کے لیے اس زمانہ میں شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت
 کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے ہاں اگر صرف قرآن
 شریف و احادیث صحیحہ سے کیا کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چاہیے جو لوگ
 مشائخ میں دعویٰ الوہیت کرتے ہیں اور خدا اور بندہ میں صرف اعتباری فرق
 بتلاتے ہیں اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کو پکارتے ہیں اور غل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہیں اور مسیح
 کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہیں اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بلکہ مرید ہونا
 فرض و رسال میں ایک بار فاتحہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام
 شریعت کی تحقیق کرنا اور حکم کو حقیقہ جاننا اور طفولیات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا
 اور کثادین و مذہب ہو ایسے لوگوں کو بھی خدا را پیمائش کیجیے اور ان کو اس جہالت سے
 نکالیں نہ یہ کہ تسبیح تکفیر و روز بان کیجاوے و اعطینا الالبلاغ

محمد عبدالم

جواب پنجم تشریف فقیر غفر له الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله ونصلي على رسوله الكريم

مکرمی ————— فقیر محمد عبد الوحید عفی عنہ۔ بعد پڑھ مسنونہ ملتئم

مناجی بنام فقیر تشریف لایا ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے مشہدات میں فرمایا
یہ مستجد نہ ہوا۔ کلام تمام کر لیم پر پری فہم کے قابل شبہہ گزرا بعد ہنہن مگر ساتھ ہی لکھا

فرمایا کہ جگو جواب رسال فرمائیں کی ضرورت نہیں پتہ کبیداً لکھا امید کرتا ہوں کہ آپ
اسکے جواب کی نہ کمزور نیگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساتھ اور صاف آجائے

کل ذی رائے برائے کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا بخنی
اول تو وہ سب بات خود ہی تو ہی البطلان جنہیں ہر عقل بہ خود دلیل صد بارہ کر سکے

بھرجنا۔ نہ کا ادھر و توق و اعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب تھو اگر انجا
کہ مدیش بن الدین النصیح لکل مسلم ارشاد ہو فیہ حنیہ حرف مختصر نہایت اجمال کشف

مشہدات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے لکھنا ہوں اور کونہ تعصب
واقصاف سے محفوظ و حبیب اللہ و نعم الوکیل واللہ یقول

الحق و یبطل المسبیل گزارش اول سب میں پہلے ہی عرض کافی جو
تمام مشہدات جناب کے از الکو وافی مکر می خدا را ذرا نگاہ انصاف۔ ساری تیر

شریف کا مبنی ہی سرے سے پادر جواب ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سبب السبب ملاحظہ فرمایا کستی سے نام ہی سنگرا سنگرا بالغیب قرار پایا ملازمان
 سامی کو کوئی خواب ہو آتے سب زعم انہیں دل و دماغ کی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا
 ورنہ یہ تو آپ کی نشانِ علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ خطہ فرماتے پھر اسکا مطلب
 اویسی کی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہر گیا تھا تو کستہ ملازمان سامی ایجاب
 سلب میں تمیز نہ پاتے یا تو وزربان و زور و بہتان مان کو نہ اور نہ کو مان بتا کر
 انصاف پر سوال میں تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک اور ان کے پیشوا پر
 حکم کفر لازم ہے یا نہیں آغاز جواب میں تھا جو جو کثیرہ لازم ختم جواب میں تھا
 اس گروہ پر ہزاروں وجوہ کفر لازم اور آخر میں تنبیہ نبیہ تو حاصل سی تصریح کے
 لیے تھی کہ اگر یہ باہر فقہاء کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علماء کرام ہی تحقیق فرما
 رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے احوال کا کلیہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
 کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتنیکے سکوت کرینگے الی آخر وہ باہر فقہاء کی
 واضحہ آپ کی تحریر سزا پا کفر کفر تکفیر کا رہی ہے کفر یہ او کے متعلق کہتی ہے
 لزوم کفر نہیں التزام کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں دوم
 کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضا سختی تکفیر نہیں ہو سکتا سوم
 میں جب کفر نہیں ایضا تکفیر طہ بزرگان لازم آئیگی چہارم میں کفر ثابت نہیں
 ایضا لزوم کفر ثابت نہیں تو ایضا وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضا ان کفر تھوپ دینا
 صفحہ ۷۲ پر پہنچے۔ میں قائل کو کافر بنانیکے واسطے ششم میں کفر نہیں ہو سکتا
 ہفتم میں لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں آخر میں دہار ہندوستان کے دہوی کے کفر
 نشان ایضا مگر بعض مساکین بطور ورنہ کفر نہیں لیکن ایضا وہ تاویلات کے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضاً تسبیح تکفیر و در زبان غرض جناب کی اس دو جی تحریر کفر کفر
 سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی معنوں پر زور کہ کفر نہیں
 کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ معنی نہ ایہ کجہ تماشائے تیرہ حضور
 ممکنے مارے کی تو یہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی
 ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں ملتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کہتے پھر
 آپ نے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم تجویز
 جو ابدیہ تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تفسیر اس دھوم سے مگر آپ کو ہر جگہ کفر کفر
 کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بھگم دیو حاجی بعضہم ادوی حی
 باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک یہی گزارش کی ساری نگارشیں و اطمینان
 علیہم کی سچی برائش گزارش و مگر کلمی جابجا تکفیر تکفیر پر کبھرے سپھرے اور لزوم
 کفر سے کفر ملتے پر یہ طرح کبھرے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعد از انصاف
 ہو۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضاً
 ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر محی جناب
 نے شدت غلط بین یہ جبروتی حکم تو گنا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر
 کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے نہ ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان
 کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامۃ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط
 تفسیر و اسرار اکتفا ہے محققین متکلمین اسی پر جہلزم فقیرا پر کثرت نصوص جلیہ
 ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے و دست فراج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور
 نیم الیاض کی ٹھنڈی ہو آپس کر تلبے امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تخریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
 نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما من اثبت الوصف ونفی الصفة (وہم المعتزلہ)
 ثم قال (من اهل السنة) بالمآل لما یؤدیه الیہ قوله کفرہ کما ہم راسی المعتزلہ محرراً
 (عند الکفر لہم) با اوسے الیہ قولہم ومن لم یأخذہم بال قولہم لہم الکفارہم فیصل
 ہدین المآخذین اختلاف الناس (من علماء المملۃ و اہل السنۃ) فی الکفار ہل التاویل
 والصواب (عند المحققین) ترک کفارہم اہ مختصراً دیکھیے کسی مزیج تصریح ہے کہ لزوم
 کی بنیاد پر کفر کہنا نہ کہنا دونوں قول السنۃ کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
 مگر تخصیص معاف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا
 مطلب کیا دخول پایگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام رہا حضرت مصنف
 دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشارة فرمادیا تھا کفریات سب
 پر عسر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوشن فہمی حضرت
 مصنف کے احکام سمجھے صدر جو اپنے ارشاد فرمایا تھا حسب فقرہ کلمات جاہیر فقہائے
 کرام اپنی حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر بحال فرمایا کہ بحسب
 جاہیر فقہاء و کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر ہر حاکم پھر ایسے ہی اذعان الیہ
 کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تہنید نبیلہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
 انھیں لغظون سے کیا یہ حکم فقہی متعلق کلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسدک
 محقق تھا بیان فرمادیا کہ لزوم والزام میں فرق ہے ہم احتیاطاً برتینگے محتاطین
 نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب
 ایسے صاف مستفاد تھے جنھیں ہر ذی فہم سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ان بطریق جہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کیہ بہت ائمہ اعظام لزوم پر
 بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتساب طائیفہ ائمہ و انیسویں
 ایک بھی فہم جناب میں نہ آیا اور ہر تو احکام فقہ کو حکم مختار حتمہ منف جا کر لیا
 خاتمہ کفر کے کفر بولنا شروع کیا اور فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین مانکر جہاں
 عظیمیۃ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدا را
 انصاف یہ کیا دین و دیانت ہو ایک یا پندرہ چنان کے چاہیں گے والا کون
 ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا شعرا کیا حیا و جرات ہو نہ ظاہر
 کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہو گا مگر کافر و لاجول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ ذلیم
 فرمایا حدیث شریف میں جب اللہ تعالیٰ بھیجے و یصم کر می جواب تو جواب و مسائل فکر
 نفس سوال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہائے کفر کے نزدیک پیر حکم کفر لازم ہو
 یا نہیں اور مطالبہ دل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن روشنی
 گزارش کر دیا تھا بلکہ اس سالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
 تھا کہ ندویوں و نیرچریوں نے جو علما اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگادی ہو
 اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سچوں السبوح سے وہ صاحبان
 تصریح نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمعیل دہلوی کو
 بھی کافر نہیں کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اس سے بہت بلکے ہیں و نکتے یہیں
 اس تحت ملاحظہ کی کیا گنجائش تمہید و کنار خود اول صفحہ لوح پر ہی مضمون
 موجود مگر حضرت کو سب سے اکھینڈ فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ان کی ہے کہ الفاظ کو
 بطنق آوازہ نقل فقہاء دہلوی بیچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کفر لکھ دیا ہے جو جواب

صریح نفی و انکار اہلسنت اوسکے متعقین کے سرچڑھ کر بول رہا ہے تو جناب
 من یہ اوسکا برا آپکا لکھا ہوا اسہیں تصور کیا ہے سہر ع حی ترا و ذلہ بش اپنے در آوند
 ولایت و گز ارشش سو م اگرچہ دو گز ارشش بالاہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر
 سامی کے جواب میں شافی و وافی گز ارشش جناب کو شکایت رہ جائے کہ ہمارے
 مقصود عذر نہ ملے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اعدار بار و دہلوی
 کو ٹھنڈا کر دیا جائے و بامد التوفیق یاد دہانی کے یہ کفریہ دہلوی و اعتراض
 سل السیوف کی طرف اشارہ ضرور لہذا اوستہ جیف اسے سیف سے تعبیر منظور
 حیف غیب دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر بیجے یہ امد
 صاحب ہی کی شان ہو سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ امد تعالیٰ کو اختیار
 ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اوستہ بغفل
 علم غیب حاصل نہیں بیان صراحتہ امد تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا قول
 اگر ایت یعلم امد اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر جہل نہ ہوتی اقوال
 اس آیہ کریمہ اور اسکو نظر کی تفسیر میں حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مبطونہ
 اون کے مجموعہ فتاویٰ العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کے مجلد ششم
 میں نزکو زجہ میں کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علامتے سلف و خلف و تواتر
 معانی و توضیح مبانی پر وجہ حسن مسطور و دفتویٰ زبان عربی میں ہے کہ سائل
 فاضل نے زبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے میں
 وقتیں میں تا بتاریخ چہ رسد مگر میں تو اس جوش حمیت کا قائل ہوں کہ اپنے
 امام الطائفہ پر سے الزام و ٹھانیہ کو معاذ امد غرض جہل کا مین جہل ثابت کرنے پر

مستفاد ہو گئے اور وہ بھی کاپے سے خود اویس کے کلام کریم سے امام الطائفة کی بات
 بجاتے اگرچہ رب الخزة عجائب ٹھہرے خواہ قرآن مجید باطل و لاحول و لا قوۃ الا باللہ
 علیہ السلام اور دیکھو ارشاد ہونا تو ملازمان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود
 ان آیات کے متعلق ائمہ المسند کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجود کثیرہ
 علانیہ ارشاد فرماتین امام الطائفة کے کلام کو اُن سے کیا علاقہ علم سے علم اولیاد
 ہرچہ اعلیٰ امتیاز کر دینا یا رویت یا اجزا یا غنی علم سے غنی معلوم مقصود الی غیر ذلک
 من الوجود المذكورۃ فی کلام ہم کلام امام الطائفة بین انکی کیا گنجائش و عراۃ
 یہاں علم غیب میں کلام اور غیر کلام اور غنی مطلق اور باری عزوجل سے اسکی
 تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم مجسے تحقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم
 کو تاویل کر کے کسی اور معنی پر لجاوے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھاوے تو اس کلام کا
 حاصل اس معنی سے مجازی یا مفید مخصوص کی غیر سے غنی اور باری عزوجل سے تخصیص
 ہوگی جتنی مطلق کی یہ صراۃ توجیہ القول بالایرۃ نہ بقائلہ ہر یہ بھی جب کہ ہمیں کسی
 تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر متحمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اُسے
 انکار کرتی بنظر معنی بننا نہ بننا تو دوسرا درجہ ہر قول کلام البتہ علم قدیم باری تعالیٰ کی
 اختصار کی صراحت ہوئی تو حکم کنرا کاچہ: ہمدان مضائقہ نہ تھا اقول آؤا کیا باری
 تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث المسند کے نزدیک علم باری قدیم
 ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اس کا علم نہیں ہو سکتا کیا خبر تو ضالہ گرامیہ دان
 تھایے گمانیہ یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری
 عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایمان عزیز ہو تو قدیم ہی کہیں گے

پھر اس علم غیب ہی کو دستہ اختیار کیا کہا جس کے قدیم ماننے سے آپ کو بھی پارہ نہیں
 انبو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ مانے دہلوی کو کافر کہنا چند ان مضائقہ نہیں
 رکھتا تھا۔ یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی ماقبل سے معقول نہیں قدیم اور اختیار
 جیسے چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہیں صادر بالا یہاں بٹھراتے ہیں جو مخلوق
 بالاختیار جانتے ہیں حادثات اتنے ہیں زیادہ دسترس نہ تھی تو سال سیون
 ہی میں عبادت شرح تھا مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور

حادث ہوگا حقیق بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردا بندہ شود
 پس منہج تکذیب نفی نکر دو سلب قرآن مجید ممکن ست سیف یہاں

صاف اقرار کر دیا کہ الصدوق جل کی بات واقع بین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں
 حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر ادب نہیں بھلا کر اپنی بات

جھوٹی کر دی تو تکذیب کہاں سے آئیگی قولکم اس میں بھی وقوع کذب ثابت
 نہیں ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کروا قول اولیہاں یہ اعتراض کتب

کہ اسمعیل نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
 کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیاء علیہم السلام

پر کذب جائز مانے کافر ہوتا تا م تقریب دیکھیے کہ انبیاء کا کذب جائز ماننے والا
 کافر ہوا الصدق کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب

سے اعتراض جا بجا اسکی صریح تصریح اذراپ جو آئیں فرمائیں کہ وقوع کذب ثابت
 نہیں اب یہ تو کیا کہوں کہ لازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی

بھی لیاقت نہیں ان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اس میں ہر کلمہ کا کذب

مکتوبہ دوم

واقعہ مانے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جانتے سے امامت
 طائفہ میں بٹا نہیں لگتا نہ سیکر ملاحظہ تو فرمائیں علمائے کذب انبیاء جائز ہی جانتے
 پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر بشریعت نجد یہ میں امام کا مرتبہ انبیاء سے کم ہے کہ ان کا
 کذب جائز جانتے پر حکم کفر دیکھنا امامت میں بھی خلل نہیں آتا ان میں عرض کروں
 انبیاء کا مرتبہ تو نہ اسے کیا زیادہ ہو گا مگر دین و امامیت میں امتحان کی قطعاً اسے
 زائد ہو کہ اس پر سے رفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہوتا ہے
 وانا الیہ رجوع ثنائیہ غنیت ہو کہ یہاں لزوم کفر تو سکھانے بھی مان لیا۔
 کہ ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت محیب مدظلہ کا اس عقیدہ مقصود ہے
 کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو ہلکا جانا کفر لزوم
 سے امامت میں بھی فرق نہ ماننا یہ آپ کے ایمان کی نشانی ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ
 العلیٰ العظیم **قولکم ائمنہ کذب پر فریقین متفق ہیں اقول سبحان السبع تنزیہ**
 وچہارم ملاحظہ ہو تو اس اعلانے باطل کا حال سکھتے **قولکم** خلاف اصول فلسفی برہنہ ہو
 اس لیے اس میں انکار جابر نہیں **اقول** این گل دیگر شگفتہ مگر می آدمی جب باطل کی
 احانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبوراً باطل میں رہ کر فتنہ ہوتا ہے ایک تو باطل کی تائید
 باطلات ہی سے ممکن و دوسرے الزنبیر الی الزنب ذرا ایمان کے دلیر لاکھ دھریے
 یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الہی جل و علا کی کیسے جڑ کاٹ گئے شریعت محمدی علیہ
 صاحبہ افضل الصلاۃ و الخیرہ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اعلیٰ مقاصد ایمان یعنی
 مسائل الہی میں تنزیہ نہ کیا فی کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے
 نزدیکی شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی کمی نہ رکھتی کسی ذلت کسی خوارگی کو نہ

باری تعالیٰ عزوجل پر حال نہیں بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصل کچھ انکار فرماتی ہے
 کہ آپ کے زعم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
 نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ذرا تو بہ کیجیے تو یہ قیامت قریب ہے
 اسمعیل کی حمایت میں اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتھام لگائی
 کیجیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بجلال ارشاد ہو اگر را کہے دو خدا ہزار خدا لا اھو
 خدا ممکن ہیں (م) کہے اللہ عزوجل کامر جانا ممکن (م) اوسکا اندھا بننا ممکن
 (ع) بندوں سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (می) اسے سولی دیکر مارنا ممکن
 (ل) اوسے آگ میں جلانا رکھ کر باور دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مؤثر
 ہیں یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہیں مبنیٰ اوجہ و
 انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ و فور غلط
 وقت پیش آتیگی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا سجن السبوح استغاث
 کیجیے وہ ارشاد فرمادینگا کہ یہ سب مسائل کیونکر اجابہ میں داخل و شرع مطہر میں
 کس کس طرح اپنے اقامت لال حمیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی
 سیف یہ صراحتہ اپنی پیرو غیرہ کو نبی بنا کر ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی
 دینا میں ہم کلامی کا مدعی کافر جو شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر و قو لکم
 حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہے کہ یہ کلام حقیقی
 میشود آپ کہتے ہیں الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہو یا تبدیل ایسی صریح مخالف
 گڑبخت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہڈیاں جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا خدا لان کفر
 اور اس بڑے بول کو کہ حق جمل و علا دست راست ایشان بہ ست

میں کلام

قدرت خاص گرفتہ جو پیرجی کی اعلیٰ فضیلت و افضلیت کے بیان کو لکھا دستگیر
 بمعنی مرد سے کیا علامت جو ہر کلمہ کو کوٹھوا حاصل کیا آپ ایمان نہ کہہ سکتے ہیں کہ اعلیٰ
 کا مفاد یہی دستگیر ہی امداد ہے یا بتا سکتے ہیں کہ صبح سے شام تک رب العزت اپنے
 بندوں کی کروڑوں امور میں دستگیر ہی فرماتا ہو مسلمان اسے یوں تعبیر کرتے ہوئے
 پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہوا اور اسکے بعد معنی حقیقی
 چھوڑ کر مجازی کی طرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ دیکار نہ
 اس کے خلاف پر قرینہ واضح قائم اور بزدور زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
 زبان زوریوں کی ذہن دوزی کو سل السیوف صلا میں خود عبارت تقویۃ الایمان
 لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہو کہ اکثر حرکات مذہبی کا
 جواب شافی ہے قولکم جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف میں لکھا ہوا **قول لا ائمه**
 معتمدین کی تضایف معتمدہ محفوظ متواترہ میں ان لفظوں کی تفسیر دکھائیے کہ گات کلام
 حقیقی ہمیشہ وہاں کیا اصحاب حال کے شطیحات یا ارباب کمال کے خاص مسئلہ
 سخنان عالی نظائر تشابہات و استعارہ جواز کفریات ہیں کہ جو شخص یا شخص جو کچھ
 چاہے بکے اور بزرگوں کے سر دھردے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہیں مثالاً
 اسماعیل ان باتوں کا قائل ہی نہیں تقویۃ الایمان ص ۱۵ وغیرہ کی تصریحات پر خاک ڈالے
 تو خود اسی کتاب نہایت مستقیم کے بیان میں ص ۱۵ از عمدہ فلان را حق محمدان صوفی
 شمار کہ از مخالفت شرع پاک نمیکند مگر التزام از طریق خود میدانند و اشتغال
 بقیہ مبتدعہ شرک امیز تعلیم و تعلم مینمایند و کلام الحاد را در موم افشا میکنند حسب
 افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست و ایکشد و کہراتی بغیر

اور انفریز کند اگر عاجز از امضائے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بدست

بیزار شو دو ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہتہ ایشان را از قبائح انگارد
المدامد و جن سے بچتا جنین محل را خدا المحمدمشکر لائق قتل و سزایا ہر ایک انجین
مین او سے اور او کے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہیں یہ کیسا دوستی ہو مہند او دینی
کے دیباچہ میں صاف تصریح کر گیا ہے کہ او نے اپنے پیر باطل محض کے جاہلانہ کلمات
عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے دیکھو ملا تو او کے کلام کو صوفیانہ چستیاں
ٹھہرا محض حکم و زبردستی ہو عبارات مذکورہ میں مبتدعین کی صورت دیکھنی اون کے
بات کی نیکی شامت او سے بدست بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہو یہ مذکورہ محذو سے
کئی چینی ہو اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہیں تو او کے قبیح و بطلان پر اگر شہید
میشو اکی شہادت مبارک را بعداً آپ خود انہیں مہلات بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں
ابھی ارشاد ہو گا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو محکوم انکار نہیں چنانچہ

جو مشائخین عموماً الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ میں فرق اعتباری بتا رہے ہیں
خامساً تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتوں کا کیا جواب
ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علما کرام اسماعیل دہلوی پر کفر کے احکام و چال
وغیر زائل حیث الامد کے سوا کیس کو نہ مان سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہو اور نہ ماننا

کفر کا تو یہ صراحتاً انبیاء کے ساتھ کفر کا حکم ہوا تو حکم او سے یہ معنی ہیں کہ بجز حق تعالیٰ کو
کیس کو معبود نہ جانو یہ معنی نہیں کہ انبیاء کو مت مانو اقول الامد مذکور حاکم لیسے
بعمر و یعم جو او کے خاص لفظ ہیں یعنی ماننے کا انکار اور انکار کیجا واپسی طرف سے
نہی کر دینے مت مانو یعنی نمان مانے ناہی تو صراحتاً او کے کلام میں موجود ہیں انکار انکار

ایسا ہی ہو کہ کہیے اسمعیل دنیا میں پیدا ہی ہوا ایمان کے معنی جو د بخان اسماعیل
مطالعہ پر کہ یہ کہان کی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے ایک سطحی کتبہ اسفل اس فلیج چان
کے لغت اسمعیل ہوا اور آپ سمجھے اردو میں تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی
و عرفی موضوع کہ مستعمل فیہ وہ ہیں جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یوں صغ
تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مژد ملعون جنہی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں کہ
کہہ سکتا ہو میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی خطی تارک ولی اور اسمعیل کی نسبت
ان امور کا خود آپلود اور حضرت عجیب مظاہر العالی نے ایسی ہی ہو جس کے رد کو خود
اسمعیل کی گواہی و سبکی تقویۃ الایمان ص ۸۷ سے دلا دی تھی گر شدت عصمت کچھ
دیکھو بھی دے قولکم بطور لزوم نکال لیے اقول اتنا ہی مطلب تھا کہ اسپر لزوم

کفر ہا سکے آپ دوبارہ مقرر ہوئے قولکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا
پورا حاجت روا بنا لیا ہو ایسے عمل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا اقول اولایوں کہ
اوستے انبیاء کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا منجی مستقل
متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر دایہ ظالمین کا محض فترائے بنیاد و موعود
جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرائے ان ماننا ضرور تھا اسی سے منع کیا اور یہی
ہو مثال شاہ بابیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑاؤ سے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ
زائد اور اسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازیر بنا لیا ہو ایسے عمل پر کوئی آؤ کافر مژد ملعون
بمعنی خاطی خطی تارک ولی لکھے تو آپ کو کیوں بڑا لکھے حیف بعض ولیا کو بے ق

انبیاء وحی احکام شریعت و عصمت ملنا اور نکاس وجہ احکام شریعیہ میں تقلید انبیاء
نے نیاز اور انبیاء کا ہم استاد ہونا سیمف یہ غیر نبی کو نبی بتایا اور نبی بھی کیا صاحب

حجۃ

شریعت تو کلم قائل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے
اول قصور معاف یہاں کچھ نہ بنی نرمی اور ان گھائی پڑائی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ
 ذرا اوس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مگر می آپ کے یہاں تو حمایت اعمیل میں صریح تحریف
 و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہاں ملاوٹ
 سامی کیون تنگ رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی بنگلے میں دہایت کا
 وعظ کہنا اور عصمت مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیوں کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
 چٹھی ہوئی تو کلم اس کلام کی سند میں سب کتب تصوف متحوال لفظ میں **اقول اول**
 اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیکھیے ورنہ آیہ قرآنیہ میں علیہ السلام کے حکم
 خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ فقیر
 تعرف تنویر وغیرہ آپ سب کے مدعی ہیں تو ان کتب معتمدہ مستندہ اولہ میں ضرور
 ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے میں محل تنزل میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ملاوٹ
 سامی جو اپنی تنگ کی آئینگ میں بڑا بول بول گئے ہیں اوس پر مطالبہ کیوں کریں
 آپ کی تکلیف گھٹانے کو بریں تنزل کیوں اور وہاں ثانیہ اوپر گزارش ہو چکا کہ وہاں
 تصوف کا قائل نہیں ہوتا آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو غیبا
 بالمد کا فر جانتے ہیں پھر ایسوں کی استناد الیہا یہاں تو اس عذر کی گنجائش
 ہی نہیں وہ صراحتہ اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہے کہ مذانی کہ اثبات
 وحی وعصمت مرغیر انبیاء مخالف سنت است آپ تصوف لے دوڑے جس میں
 نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہیں خامسا شاہ عبدالعزیز صاحب
 شاد ولی المد صاحب امام قاضی عیاض کی عبارتوں کا کیا جواب ہو حضرت

محبب مظلہ العالی کا دعائو ثابت رہا حیف شدید لعین بعید نماز میں تصور

اقدس حضور علیہ السلام کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف

یہ صراحت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخش گالی دینا ہے اور اُو کی شان میں

ادنیٰ گستاخی کفر قو لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیق منظور ہو تو کفر ہے

اور تصویب کا فرق بتانا ہے تو نہیں اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی ہے

سوا کیا عرض کروں کہ علامہ رمی سلام اوٹھ جانے پر جو شکرا دیا کیسے اسماعیل کی قرب

گما کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ انما اللہ انما اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی پاک گالی سننے اور نیت تحقیق

ڈھونڈ پھر بیٹے دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ توارشاد و ہر حیا ف

دشنام نہ پڑھی آپکو تحقیق نہیں سوچتی تو کب سوچیں گی سوچئے تو جب کہ ولیم محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ عظمت ان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر عہد سخن

وقتے و ہر گز مکرانے وار و ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اوس وقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام

الطائفہ کا مقابلہ نہ ہوا و جب عظمیٰ عظیمین نجدیت حضرت اسماعیل دہلوی پر آنک آتی ہو

تو اُن کے مقابل خدا کی تو لگی نہیں رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ میں ہیں ثانیاً اللہ

انصاف مد انصاف برائے کی بات نہیں مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر

گوئی بے ہنر ذی شخص سر بازار مثلاً... کو گرھے کا بچہ کتے کا پلا سو رکھنا کہ ہر

پکارے تو وہ ان ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیر

منظور ہو یا نہیں سرکار ذرا بیان کی آنکھ سے محبت اسماعیل علیہ السلام کی ٹھیکر آٹھ

ملاحظہ کریں کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ دامن گنجائش رکھتا ہو جہاں نفس لفظ دونوں پہلو تحقیر و عدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے حسین دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہیں تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہ ہونا یعنی چھٹنلو ہم کہیں خدائے قہار کی لعنت دن ملا عنہ پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور ان شقیاء پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متقابل دن کے بدگوشتی کی جانب داری کی اور آپ کہیں میں اللعنة اللہ علیہ

الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ علی الفاجرین الفادرین الذین یرعون جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہ وجہ اجمعین مثلاً فرق تصور میں بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا توہین و تحقیر بھی ہوتی ہے کہ وہی اہل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہو اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گایان دہر دیکر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ اس شقی نے فرق کیا اور کس طرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہوں کوئی اے علیؑ سہیل پرست فلاں کو... پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم میں عمل میں فضل میں کمال میں اس کے پاس گ بھی نہیں اور اسے یوں تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑنتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند دن کے پلے ہیں تو یہاں یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیر منظور ہو یا صرف مرتبین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت صرف اس قدر ہو کہ اگر کوئی خاص دن کی تحقیر کے لیے سوق کلام کرے جس اور کوئی مطلب داکرنا مقصود نہ ہو اور سچہ وہ صراحتاً اور بھی کر دے کہ اسے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب سرائح الفاظ بھی کافی نہیں تو علم نیت قرآن

قائل کیونکر منقولہ اسوقت اسے تحقیق کہنے کے لئے ہزاروں گایان الصدوق
 کو دیکھ کر نہیں ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لئے ہے اور نیت تحقیق پر علم نہیں
 اگر ایسا کہ نام اسلام ہو تو ایسے منترج شیخ قطع اسلام کو مسلمانوں کا سلام انا للہ
 انا الیہ راجعون۔ راجعاً اسکے ہی جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول شریف سے
 افسوس بوجہ آخر لزوم کفر بوجہ قیاس ثابت فرمایا اور اسکے قول غنا و فساد و حضرت
 شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑا یا یہ سارا کاسار ملا زمان سامی نے ہضم فرمایا
 اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپ کے اس فرق تصویب کی حقیقت کھلتی آئی
 کہ اس تحریر میں ملا زمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بچھڑا دیا اور
 کہیں احقاق حق اصلاً منظور نظر نہوا حیف کھلیکا و جال سو بھجیا گیا سریشے کو
 پھر ایک بادشاہ کی طرف سے سونہ رہیگا کوئی کہ اس کے لمبے ذرہ بھرا یاں ہو
 یہ غیر کہ فرمائیکے موافق ہو اسکی یہ کلمہ کھلا اپنے اوپر اتار دیا کہ کفر کا اقرار
 کہ جب یہ ہوی زمانہ ہو تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کا قوت پرست
 جین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کو فریاد کہ ہم ہفتم بین وہی اختلاف
 جو بعض متقدمین کا ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا
 اس میں کفر لازم نہیں رہو تو لزوم ہو گا جو کفر نہیں اقول اللہ خدا کچھ ایمان دیا
 سے بھی کام ہو یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ علوم ہر اول کیا آپ پر ایمان
 کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث کے آئندہ مٹھرائیں کسی دہم نہیں وہی عقل ہی نے کبھی نکالا
 اور گزشتہ بتایا کہ سنی انجمن کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعہ سے
 گزشتہ مٹھرائے پر تمام روزین کے مسلمان یا خود ہی مٹھرائے لاکا فر مٹھرائے اختلاف پڑا

بان چہ تا فی السماء جبل مہدین میں علما مختلف ہو عبد اللہ بن عباسؓ ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ دھواں تو یوب قیامت آئیوا لاہو عبد اللہ بن مسعود
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زائد قحط و ریش قبل واقعہ بدر میں گزر گیا ایسا کہ کہنا
 کیا اختلاف اسمعیلی کہ سب مان کا فر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہو کہ دھواں
 آگیا یا آئینہ کیا کسی محض عیالۃ لگاؤ مسئلہ میں ماضی مستقبل کا اختلاف کہیں ہو
 اگرچہ اس سے کسی قول پر کچھ فتر کسی قائل پر کچھ الزام صلاۃ اسکے دستاویز مطلق ہو
 کہ اب جہاں چاہو ماضی مستقبل میں اختلاف کر دو کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ اس اختلاف
 سے صراحتہ کفر لازم آئے اگر ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی مستقبل کے اختلاف کی
 کوئی نظیر جو فی چاہیے مگر کفر اسلام اس سے کیا بحث انا مد وانا الیہ رجعون -
 سرکار کیا سیکنا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہو کرتا ہو خدا کو ایک جان
 کہنا کیا ایسی حمایت جاہلیت نہیں کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
 رخصت نہیں ع شرع مبادت از خدا و از رسول پڑھنا یا مثلاً کوئی اسمعیلی کہے
 ساعت قیامت حشر لشر حساب کتاب عذاب ثواب طرہ نیز ان غول روحانی
 یہ سب قانع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبرین دی تھیں سو پیغمبر اکرمؐ کے زمانیکے موا
 ہوا اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین ہوا
 ہو کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا امین کفر نہیں بلنبوا
 توجروا انما لثا سرکار نے نہ سیدنا علیؑ صلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا -
 نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
 ٹھہرا دیا جب وہ ہو چلگئی تو علیؑ صلاۃ والسلام کا نزول و اس سے پہلے ہوا اور فر

لفظہ دینی
تو اس وقت
پہلے ہی پہنچا
رہا

خروج دوسرے پہلے بھلا فرض کیا کہ وجاہانی ولایت ابن عبد الوہاب نجدی کہ
کو ٹھہرائے یا ثانی نجدیت اسمعيل دہلوی علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ روح اللہ بابت گایوں بھی لازم کہیت
مقرہین ع قضاے نبیہ بنیہ ستردہ راجعاً تقویۃ الایمان صلیہ کریمہ علیہ
ہو اسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر حاصل غرض سے جاتی ہے کہ دیتا بھوکے سکا
کافر و شرک ثابت کرے سق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہاں لازم کہ کیا محض
الزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جبکہ سبب التزام ملائکہ ہے۔ اب وہ
احکام مبارک ہوں جو سبب السیو کے ملا سوسنہا تک رشا ہوئے جسے آپ
اپنے اس خط میں صلنام کو بھی عرض کر سکے گویا اپنے وہ سارا ذکر طیل و دراز
دیکھا ہی نہیں الزام ختم اپنے اچھے اٹھائے یعنی سب اوٹھالیے سب سہار گئے۔ ع
آزمین باد ہوں بہت مردانہ تو ہو و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو کہم ورنہ ایسے
لزم کہ کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں اقوال کہیں گے
اور عائد ہو گا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ان یہ نہ دے گا اعتقاد ہو کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقادات کفر لازم ہے دیکھو سالہ اتفاق
ورود دوم۔ گزارش چارم الحمد للہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذر و کما خشر بنی
دیکھ لیا اب صدر و ختام و مطاوی کلام میں نہ دے لایز اکتین اور باقی ہیں ان کی بھی ناز
بروری کردن اور لازمان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھوان و باللہ التوفیق و ہم
ایمان کا تعلق جس طرح قلب سے ہے اسی طرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے تعبیر
انکار نبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے اقوال و لا کفر کا تعلق جس طرح قلب سے ہے

اسطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہوا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت نہ ہوتا
 و شواہد آپ نے اسمعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہہ دینے کی جسارت
 کی کیا آپ کو اس کے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اس نے کلمہ پڑھا اس سے اسلام
 ثابت ہو گا ہم نہیں کہہ سکتے کہ کفریات کے اس سے کفر لازم ہو گیا کلمہ پڑھ کر جتنی جانتی
 ہے کہ جیسے چاہو کفریات کو کچھ پریش ہی نہیں ثانیاً ایک شخص نے جنتناظر
 بلکہ براہ نزل و استہزا امرو رسول و قرآن پر قہقہے اور اٹے اور دشتا میں نائیز
 کیا وہ کافر ہو گیا نہیں اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے
 قل ابا لله وایتہ ورسولہ کنتہ تستقرؤن ۵ لا تعتذروا قد
 کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو
 یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو گئے مسلمان ہو کر اسکا نفیس بیان لگو کہ الشہا بین
 ملاحظہ ہوا اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی نہ کیسا ثابت ہو گیا ظاہر ہو کہ ہر
 واستہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہیں مثلاً کوئی شخص براہ سخریہ... کو گدھا کہو
 تو وہ ہرگز... کی آدمیت سے انکار قلبی نہیں رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ صحیح
 اپنا آپ کو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے با اینہما ہندو
 میں جا کر بتو کو مسجد ہرے حاجت کے وقت بتو کی روانی دے اچھین کا پ
 افسوس... مانگے آپ کے نزدیک اسکا کفر ثابت ہو گیا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور کورہ
 اسلام ہی ثابت رہیگا بتقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپ نے اس کے کفر پر
 کیونکر حکم کیا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فرمانے ہیں افلا شققت عن قلبی جب وہ کلمہ ہمارے قبلہ کی طرف نماز

پڑھتا ہمارا ذمہ کھاتا ہو تو آپ کے طور پر حکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ ﷺ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عمل صلاتنا واستقبل قبلتنا واكمل وصیتنا مات مسلم
 کہ فوہ المذمتہ رسول اللہ صلاۃ فلما تحفروا المذمتہ فی ذمتہ اکب کہ آپ نے اُسے کافر بنایا ایک مسلمان
 کو کافر بنایا اور یہ حکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلاۃ تعالیٰ علیہ وسلم فرما
 ہیں ایما رجل قال لآخریہ کافر فقد بارہا احدہما بر تقدیر ثانی جب اسو زکوریہ کلمہ
 خوانی وغیرہ کے ساتھ تیو کو مجسّدہ اوکی دوڑائی اسے استعانت نے ثبوت
 اسلام میں غفل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر کہنے والے کہ یو فکر
 مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے یا ہمارا
 ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور ہم سب مسلمان ہیں
 میں انھیں کافر بنایا انھیں اور ابو جہل کو شرک میں برابر بٹھرایا تو حکم حدیث نہ کورہا
 کافر جو اغرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر استیعلا
 جو چاہیے پسند فرمائیے۔ انہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے کفر ہی
 کو کسی طرح کفر سے مفر نہیں دوسری تقدیر بھی خواہ سرکار کی قسمت پر پڑے گی کہ آخر
 خطا میں غوث پاک و حضرت علی کے پکارنیوالو کو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت چاد
 کن را چاہد پریشان را لیک او ہو کل انکار قلبی سے مراد ادسکا و جو نفس لامری یا ظہور
 عند الناس شق ازل کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت
 کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بہی البطلان کہ ثبوت
 کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار
 کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اس شخص کا انکار قلبی ظہور

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہوا اب اتنی گراں گزشت کہ یہ
 ظہورِ حسین محسوس کہ ہمیں اس کے انکار قلبی پر یقین قطعی جائز حاصل ہو جائے خواہ یوں
 کہ اندر رسول خبر دین یا ہم اسکا دل چیر کر انکار آنکھوں سے دیکھ لیں یا ظہورِ عام
 کہ بطورِ مذکور ہو یا بذریعہ امارت و علامات اقوال و افعال شیعہ اول صریح المباحث
 و زہد لازم کہ سوا اول چہند معدود دین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وار و ہو چکے
 جیسے البیس و فرعون و یامان و ابولہب و غیر ہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
 ہندو جو کسی کو کافر کہہ ہی نہ سکیں کہ ان کے باب میں نہ وحی آئی نہ جتنے اور نکلے
 چکر کر سکیں نہ ہمیں علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہاں اور نہ اس کے حکم کفر
 باطل و زیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف اور قرآن و حدیث کے
 نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہو لاجرم شیعہ اخیر ہی متعین ضرور حق ہو
 بیشک جب تک ہم اسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائیں جو
 علامت انکار ہو حکم کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیبیں و درسیہ
 کہ انھیں کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہیں وہ بھی انھیں عملیات و امارت کی بنا پر
 ہیں جنکا ثبوت بہ ان صفحات اوکی کتابوں سے دیا گیا اور ملازمان سامی
 نہ اسکا انکار فرما سکے نہ اوپر سے علماء کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ نہ اسے
 بیعتی و صدائے ہنگام یعنی چہ قولکم ہا لا شققت طلبا الحدیث اقوال و لا
 شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہو دیکھا یا کسی سے سنا یا جیسے حد
 سمجھ لیں ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں پھر بھی غیبت ہو یہ جرحی سبکی حمایت
 میں سرکاریوں دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول جل جلالہ

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر نہ خائف فرما رہے ہیں قرآن و حدیث کے معنی میں
 اپنی وحی سے گڑھ کر خدا و رسول پر فقرہ اُڑو تیار نہ کرنے تو الفاظ ہی اگرچہ
 اسکی نہی معتقد پارٹی طاغوتہ مدہ سے یہاں قرآن کے ساتھ اسکی استطاعت رکب العینہ
 کو آیت قرآن بنایا نہ کرنے تو اسکی حدیث ہی اگرچہ اسکی شایا نہ کرنے یہ حدیث
 سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو سرائے ہمارے موافق ہے سینڈ و این سے بدنا
 اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اوستہ لا
 الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹنا ہوا ہاتھ نہ ٹیک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جاوے
 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اوراق من صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے ٹوٹ
 کلمہ ٹپھ لیا فرمایا افلا شققتن قلبی حتی تعلم اقا لہا ام لا تو نے اسکا دل حیر کر
 کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوستہ دل سے کہا ہو یا ڈر سے معلوم ہو کہ ہمیں کسی کے
 ساتھ معاملہ کرنے کے یہ اسکی قلبی حالت جانی ضرور نہیں کہ علم غیب کے پڑنے
 ہمیں کیا راہ ہم اوسپر کارروائی کرینگے جو اسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو ضبط
 لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانیگے اگرچہ ایمان تصدیق نہ لایا ہو یوہین
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کو ابھی کو جائز کہنے
 پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ اپنا قلبی ہے۔ تو کلمہ آپ لکھتے ہیں صراحتہ لازم کہ اسے
 بالفعل علم غیب نہیں اس لئے ہم سے کفر کا فتوہ بخود دیتے ہیں اقول تحقیق جو آ
 سابقا معروض مگر افسوس کہ ظاہر ان سامی نے لزوم لزوم کا نام بنلیا اور اس کے
 معنی اصلاً نہ سمجھے تحقیقین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہیں فرماتے وہاں لازم سے یہ مراد کہ وہ اُمس کلام سے صراحتہ ثابت و مفاد جلی ہو
بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسیکطرف مودی ہو جائے تو مشتمل مانظر ظاہر اسلام
مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام پر مقتضی نہ ہلویا تنقاسے ایوم کے باعث اوسکا لزوم
ہی نہ مانا اوتخیال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت
ہو جس میں نہ اصلاً خفانہ انکار کی گنجائش وہ بھی نہ ہر قائل نہ قرار پائے اور لزوم
و الزام کا جھگڑا اڑے آئے یہ جمل واضح و ضلال قاضی ہے شفا شریف فیسیم الریاض

کی عبارتوں سے گزرا میں قائل میں اہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا

عند الکفر بما دی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کانہم صرحوا

دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں ہیں کیا بین مذکورین میں ہی من لم براہین

بما ل قولہم لم برا کفار ہم وقال لانہم اذا قہوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم ونا

وانتم تنفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یقول لی علی ما اصلنا ہ

یہاں قائل دیکھیے قول دیکھیے اذا قہوا دیکھیے کہ ابتداء قائل کے عدم متنبہا اشعار

لا نقول دیکھیے تنفی دیکھیے بل نقول لا یقول دیکھیے کہ ہنوز اسے گنجائش انکار

نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولی میں ہو دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ

جب چاہے کہ لیجی اسے منکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ قائل ہو قطعاً یہی سمجھ گیا کہ ابھی

معلوم نہیں ان معلوم کر لینا اختیار میں ہو اسمیں کونسی خفا ہو کونسی ترتیب مقدمات

کی حاجت ہو قائل گنجائش انکار سے لزوم یعنی معلوم نہ کہ کیا مگر محنون معلوم استی

لہذا یہ عجیب مظللہ نے صراحتہ لازم فرمایا تھا افسوس کہ اپنے آدھا دیکھا یعنی لازم

اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتہ اور اسکے بعد کا جملہ سارا بضم فرما گئے کہ یہاں صراحتہ

اللہ تعالیٰ کی طرف بہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صرف دین لزوم بھی نہ توفیق ہو
 تو ملازمانِ سامعی اپنے ایمان کی خیر منائیں نہ شلا کوئی شخص یہ کو نہ کہتے نہ مانع
 کہ یہ اللہ سے سوا دوسرا خدا ہو بلکہ یوں کہتے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے
 اس کے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتاء یہ کہ یہ شخص کافر و یا یار نہیں اگر کہیے
 نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر سامان سے اپنا حکم بوجہ چاہتے اور اگر کہتے ہوں
 تو جناب کے سبیلے مان آپ فرما چکے ہیں کہ انکار جابر البنی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہے
 بشرطیکہ نفس قاضی صریح ہو یہاں کو نفسی نفس میں آیا نہ کہ یہ خدا نہیں اور اس منطوق
 صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالے گا وہ لازم کلام پر کلام ہو نہ لزوم
 نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کر دینے طریقہ اصول اسلام
 بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہتے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
 خود آپ کی تصریح سے آپ سوال اسلام کے بالکل مخالف اکابر مقرر ہوئے۔ کیا خوب
 میں مثال فرض کیوں کر دے گا خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن واحد ہو کفر ثابت
 ہو جائے تو محلو انکار نہیں چنانچہ جو مشائخ عیسوی الوہیت کرتے ہیں انہیں
 کفر ثابت فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ جو بانیین و مان کفر گناہین انہیں سب سخت
 یہی ہیں مگر ہم اپنی ثابت کر چکے کہ آپ کے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو
 آپ پر بلا وجہ حض لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقارب سے بالکل مخالف اسلام ہے اور
 احادیث صحیحہ کے حکم سے یا یہاں احادیث مستحکم ٹھہرے ایک اپنی یہ بھی کہیے گا کہ احادیث
 صحیحہ کفر ثابت ہو جائے تو محلو انکار نہیں شاید انکار نہ ہو نہ کی یہی معنی تھے کہ آیا کفر قبول
 منقولہ کہ کر دو نیافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ بین علم قدیم الہی کا انکار کلام معیشت ہرگز لزوم

ثابت نہیں بلکہ ایسی ہی تہا ہر ایک اپنا لکھا یا د فرما میں کہ عظیم قدیم کی نسبت
 اختیار کی صراحت ہوئی تو حکم کا چنداں مضائقہ نہ تھا ہر حضرت مجیب مذکور کا
 سپر بھی تکفیر نہ فرما اور سکا وہ منشا ہے جسکی بنا پر تحقیقین نے طائفہ ضلالت کو امید کو
 صرف بزدل و بے گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپ کا ۳۳ میل بھی اس قول لیل میں
 اسی گمراہ طائفہ کا ہے و کہنے بہ ضلالت میں تو کم یہ معنی کہ جنت دار و ملک و کتب
 آسمانی و انبیاء علیہم السلام کو متاثر اپنے اوں الفاظ سے بطور لزوم نہ تھا لیکن
 جسے کفر ثابت نہیں ہو سکتا اول سرکار نے دینے شک کی طرح یہ لزوم نہ ہو
 سبق خوب یاد کر لیا ہو محل ہو یا ہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اہل سکا قول تھا اللہ
 کے سوا کسی کو نہ ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ ہو۔ اللہ سوا کسی کو
 نہ ہے یہ سلب کلی ہیں چونکہ لفظ تھے اور ذکر انما محض خطاب ہو یہ بجا بگلی ہو کیا ان
 تین میں عموم سلب اس اخیر میں شمول بجا بان لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم
 آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اُسکے افراد بحسب صریح لفظ داخل نہیں ہو بطور لزوم
 سمجھے جاتے ہیں سکر کچھ تو عقل کے موافق فرمایا کہ یہ یا مخالفت دین و عقل دونوں
 لزوم نہیں التزام ہو یہاں دقیقہ یہ کہ کوئی کافر سا کا فرض سلمان بنکر عوام مسلمین کو
 گمراہ کرنا چاہو تو انکا ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پر وہ تاویل میں کہ مثلاً
 صاف صاف کہہ دے کہ حشر جھوٹ ہے جنت غلط ہوا باطل ہے تو ہر جاہل سا جاہل
 مسلمان سکا کفر سمجھ جاتے جاں میں نہ آئے ان انکا انکا پیر سپر کی طرح کر لیا تو یہ
 کہ حشر ضروری ہو مگر اس سے مراد حشر ارواح ہو نہ فشر اجساد جنت دار ضروری
 مگر کچھ روحی لذت و اطمینان یہ کمالات لکن قوت باطنی کا نام ہو جسے قوت باطنی

جنگلی آدمی آسمان مطلق بلند ہی وغیر ذلک جب نہ ضرورت یا بین یا ال جزیب یا اور
اولیٰ شخص کا مساعده تو فاضل خواص یعنی نفس کلمہ علیہ السلام کلمہ استغفار اور فی شانہ
وعایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے اراکین شبہہ نے راہ پائی اور کہا علیہ
مخناطین قیقہ مسحقین کفیرین احتیاط فرمائی منکر لست بہ ہمارے علما کی شدت یا
دیکھو اور بدگوشتی اپنے افراتے کفیر کو پیچ کر رکھو و لہذا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب العالمین ہیں اور انکا تصور بوجہ نیال
تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت کے زیادہ تر مشابہہ ہو
اقول لا غیبت ہو کہ اپنے ان الفاظ کا فرشتی میں بہت تبدیل و تخفیف کی گئی
مطلب سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ
عبادت میں تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کا ذون شرک کو تشبیہ
حاصل ہوا اس کفریہ کے رد میں بقیہ کلام ال سیوف و الاظہر ہو کہ خدا اور رسول شبہہ
و مشابہہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کرنا اسے ٹھہرے بین نماز میں حرم
عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و تنہا
کفر ہوئی جاتی ہو مگر یہ کیا کفریہ ہو گیا کافی بین یا نیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم کا نماز میں تصور تو اس حرم پر حرام ہوا کہ و افضل المرسلین کیونچہ محبوب العلیین
کیون بنے خدا و انکی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان
کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہہ تو یہ فرما رہا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموماً شرک
تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہہ وہ بھی ہیں لا اقل نفس مشابہت
تو نہ نہیں پھر کیا شرک کی مشابہت صحیح حرام ہو کہ خوب کثرت ہے زیادہ تر ہو تشبیہ تو

فہم منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہو نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس نماز ہی حرام
 کر دی اور کچھ نہ بھی تو اپنے انحال کو غ و سجد و قیام و قعود کے مقصور سے تو خالی نہیں
 ہو سکتی کہ فعل اختیار می نہ مقدم تصور ہو جو تا صا و نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق ہے
 بھی ضرور جسے تصورات ملتہ سے ناگزیر تو ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے مفر
 سرکار نے اچھی تحقیق فرمائی کہ دخول تہ کمال بھی گنوا فی اناللہ وانا الیہ راجعون قولم
 بیچا ہے کہ نفس لائل پر نظر کیجئے اول یہی قضا تو سرکار نے پناہی قہرل کے ساتھ جو
 مذکور تھے انکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولم صرف اولی و عدم اولی غایت
 الباقی نہ و عدم جواز کا اختلاف ہجائیگا اول سرکار زبان کے آگے بارہ ہل جیتے ہیں کسی
 کفر سے پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے معتد الزاماتے یوں امکان شان گزرتے گویا دیکھ ہی
 نہیں اور بعض جگہ صاف لازم کفر کا اعتراف کیا اور جہاں کچھ حرکت مذہبی فرمائی وہ
 محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں دلاہنی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھ چکی
 تفصیل معروض معنی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ ہر او و عدم او کا اختلاف بتائیں یہ نفرمائیے کہ
 لزوم کفر و ضلالت نہ دینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ان تکافیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمہ
 فقہاء و مسلمین ہو قولم جسکی وجہ بھی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اول ائمہ و علمائے
 سابق زمان کی اقوال سے احکام کفر و لزوم کفر ثابت کی ہیں جنکا آپ کچھ جواب دیے
 پھر کسی قریز و کم کفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ نہ و نباشد کہ سب بیہ یون بد یون کا ان
 فرض و ادایاں یہ نہ تو ایمان نہ نہ نماز روزہ اکارت قولم موسیٰ بن ہشام نے ہوا قول
 اگر حضور علیہ السلام کی شان اقدس پر طعن ہو تو ہر سال چھپا ہوا ہے نہ ہو
 ہر اول آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علماء و علما کا دیکے جب تک

معاذ اللہ کہ فریاد خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت نہ ہو جائے کسی شخص میں پر لعنت کرنا
 اگرچہ مستحب ہے مگر یہ کسی نہ ہو ان کے بعد میں اس شخص کی گالی کو ملعون قتل لکھا ہو
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیا اولیٰ اس کا
 شوق چرایا اور شمشیر شام کو اگر بندہ مسلمان ملعون قتل کرنا تو اسے نشان بنایا اسے جدا سے
 عرض کر سکتا ہوں کہ مسیحیوں نے انا من الذاب الا شران مجھی کو سہو ہوا رسالہ ایک شخص حضور
 لعنت بھی ہو وہ کوئی بل لعین ہم الحق کے نزدیک اس ملعون کا لعین ہوا تو یہی قطعاً جو کر
 شایع ہوا کہ کوئی بھی گواہ ہوا ہر سبیلہ کہ ملائفہ و ایک سچا ستبور عوام ہوں لا ہون
 حدیث الخیر میں ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ لہ جو ایک کرم شاہ عدل گواہ ہوا کہ ایک حضرت جبریل کا
 رسالہ انہی لایکہ عند اللہ و اعدا القلید (تائید کیا اسطلاح کسی شخص کے
 پر لعنت نشان میں ہے کہ جو اس حق پر حق ازل و سخت ملعون ہو و کہ خدا نے
 میں بکثرت اشخاص پر لعنت ہو جو خود قرآن عظیم پر حضور سلیم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 آیت میں کلمہ ستاخی کہو و ان کی نسبت فرمایا انہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و احد
 خدا باہینا و اوہ اللہ لعنت، کو دنیا و آخرت میں اور ملے کر بھی ہوا کہ یہ ذات
 کی و اور شقائی پر آج پہلے یہ ثابت کر لیتے کہ دجال جیہ قول ملعون مستحق لعنت ہے
 اوستہ کہنا کچھ بھلا بھی معلوم ہوا کہ غصہ وقت فیصلہ کر یہ یہ ہم فرمایا اول یہ
 نہیں لایکہ غلطہ کا تاہم ہم میں مجید الفاظ علت میں کہ میں اول
 جیہ حق سے جدا ہو میں نے کہ تفسیر الحدیث میں ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت
 اہست کی کرامت دیکھی بھی آپ نے جلت غضب و فریب انصافی کیا کہ غضب
 کی امید نہیں ہوتی وہ تو ایسا دعا تھا جسکے دہلان پر دلائل ساطعہ ہیں یہ انسی

زبان میں احمد غفالی نے خود اپنے تراکرار یا کہ سبب یہ الفاظ عبارت میں لکھ دی ہیں کہ ہر ملک
 میں ایسا مصنف ہوا ہے کہ کوئی خود فرما ہی کہی انھوں نے انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں
 متنبہ کر دیا کہ نام نہاں ہندوستان کے دیوی کے طور پر ہیں انھوں نے انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں
 اپنے فعل انہا پر یہاں جمیہ کی خبر نہیں تحریر شریف میں کہ سنا ہندوستان کے احوال آپ نے
 نقل کی جیسے یہ عرض حال ہوئی ان اشیا کا ہندوستان خود اپنی ذات مراد ہو تو اس عبارت میں
 یہ دو کی تکلیف بخیا حق اور حقائق انہا ہی لکھ بھیجتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر نہ تھا یہ عمل عرض
 استغفر بھی حاصل ہو جاتی تھا یا یہاں کفر کا ذکر خود تھا اور اس کی خطا پر تمام حاکم است
 ہندی وغیرہ ہندو متفق ارشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا رشید الدین صاحب دیوی وغیرہ
 امین کے قاضی اور آج کے مسافر و رسائل بخنی نہیں یا اپنی طرز ادراک کہ تمام علماء و فضلا
 ہندوستان کے مرید دیوی عرب نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے صلاہ لگائی ہو وہ مجھ
 معذور ہیں وہ مثل ہوئے کہ حسنہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقیص تو ہیں کہ داخل یا ان
 ہیں عرب عجب دیات و تسویات دیوی کے کلمات کفر کو صحیح و ثابت کرنا چاہیں جو
 کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ناں شاہ ہندوستان کی قید احتراز میں
 بھلا کو نکالی کہ حرمین کے علماء و فضلا آپ کے اس دیوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرمائی ہیں
 فتاویٰ مطبوعہ و منقولہ کا ہر قول کہ بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کفر وغیرہ کا قول وغیرہ
 تفصیل و تفسیر بخیا اخل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ سے ثابت ہو چکی مگر سوجن کا
 بال ہر ایک جگہ ہوا اور تفسیق کی تجویز خود کلام ساجی مستحق کہ قیامی الہا بخیر و عدم خود کا
 اختلاف بجایا عدم جواز کا اور یہ صغیر و اوصغیر و بعد اعتقاد کہ ہر کبیر و کبیر و کبیر و کبیر
 اعتقاد الہدین حق مان کسی گمراہ دین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا مذہبوں کا ایمان

مگر یہ سلف و خلف ہیست کے خلاف و نسوہل شیطان ہو تو یہ کھنڈل روافض کے خلاف
 اسلام سمجھتے ہیں اقول مستحق ہونا آپنا بہت مذکر کے اور مستحق کی کیا ہے و نسوہل شیطان
 اسلام و سنت ہر وہ غیر المغضوب علیہم وہ انصاف لینی سوچنے ہاتھ اور منہ سے باقی
 صاحبوں کی ایسا فی حالت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متقیوں کی کفر و کفر کے کفر کے
 مثل ٹھہرائے اور اسکے برا کہنے اور بڑے روافض سے تشبیہ بھی قوم جسکو کوئی عالم دینی
 نہیں کہتا اقول وہاں ہندوؤں کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا ان علماء حرمین
 طہیین کا واپس چلا ہونے میں عرض کروں سکر کا یہ کلام ظاہر معنی سخت خون انصاف و سودا
 تعصب صغیر اعتساف ہو اگر پسند خاطر عاظر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ اسکا
 بغم چھٹ کر حق کے مطابق ہو جائے کفر یعنی کفر بنی المفعول ہو یعنی کافر کہا جانا اور سب شتم
 منی للفاعل معنی اسمعیل کا انبیاء و اولیاء کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات
 کفریہ اور بطور ورثہ اسلئے کہ وہ ایک اہل انات اسمعیل ہو حقیقی نہیں بلکہ نبوت مذہبیہ ہو جسکی
 بنا پر اسو بابا الخدیو ابی الوہاب یہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہو کہ بعض علماء و اہل بیت شعا جنکو بطور
 ورثہ کے اسمعیل سمجھتے یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہر جائیں گی وہی ہو
 وہ بوجہ پس خواندگی ابتداء اسمعیل و خلف اسمعیل میں مجبور و محذور ہیں وہ ان کو کہتے ہیں
 شتم کو جو انھوں نے حضرت انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں کہے ہیں مثل روافض کے مثل
 اسلام سمجھتے ہیں اور عجب عجب تاویل و تفسیر سے اسمعیل و اسمعیل کا کفرنا لینی جلتی بنا
 کرتے ہیں کچھ ان کے معنی معبود نہ جاننا کچھ حرف وقوع کذب میں خدائت یا ناسا جواز
 کذب کہ یہ کہنا کچھ کلام حقیقی کو الہام ٹھہرانا کچھ تہذیب کفریہ متقدمین کا اختلاف
 بتانا کچھ یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں اور ان گناہی

بتانا وغیرہ جسکو ہندو عرب روم و شام و مصر میں سائر بلاد دارالاسلام میں
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل و نیرا اس سے ضلالت پرستی اور تشنہ
تعصب کی سیاحتی جانتا ہے! اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق و واضح و منیر خدا کریم آپ
اسم قبول کر لیں اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریم اللہ الہا کو ولی الایاد و قوم
محبوب رسالہ فرمان کی ضرورت نہیں قول قصود معاف کرنے وہ مثل سنی ہر کھو
کیون لیتے ہو۔ شیر سے روٹنگے الہ قول کم بان اس جال کو دہن میں جز میں مفصل عرض
کر سکتا ہوں قول بان سارے کہ نکوست الہ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا و صفحہ نمون
اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس پس جز میں کہا تک یحییٰ کا دو صفحے پر ہم سے درجہ
لکھوائے ہیں اس میں جز پر کتنے جملہ لیجیے گا قول کم امید کرتا ہوں کہ آپ کے جواب
کی فکر نہ کریں گے قول تعصیر معاف ہے بکبر و غلبہ لذیذ النکاح و تہرب من صولہ
النکاح و قول کم بان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو محکوم انکار نہیں اقوال و الاسرار سے بڑی چوک ہوئی دست و قطعیت بھول گئے متواتر
کبیہ اور ہم ربانی خدائے ان سوا لا شریعہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا ہر جانا
مکن (س) دو خدا مکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض و سما و قیوم
ازلی ہیں (ع) خدا کی جور و تو نہیں ان کنیز سر پر چھین جرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاذ اللہ
وہ ان کے ساتھ شب و باش تو ہرگز عزل کرتا ہو کہ ولدہ لازم آئے لہذا مردان ان نکلند
لا تخذنا لا منزلدنا ان کنا فاعلیٰ کے ہیجی ہیں (سی) خدا کو کچھ موٹھ ہیں چار
پورے پچھ اور دھن اور ایک اوپر اور ایک نیچے ایمان تو لا فلفہ و جہلہ کے ہیجی ہیں -
(د) خدا بڑا موٹا میٹھا لبتا اللہ الہ کوئی لبتی سی لبتی چیز اس کے ایک نگٹے کی مثل نہیں

لیس کشتہ شی ساری فحشاء و فسق کے پٹ کے ایک کو تین پیریں ہر ایک کے لئے
 ایک شی عیضہ کے پیر ہر ایک کے لئے ایک کو تین پیریں ہر ایک کے لئے ایک کو تین پیریں
 اور تین پیریں ہر ایک کے لئے ایک کو تین پیریں ہر ایک کے لئے ایک کو تین پیریں
 تو انکا کفر صرف آیات و احادیث سے ثابت کر دینا اور اپنے من و خواہش پر
 والہانہ کفر بتانے کا یہ کام نہیں ہے بلکہ اس کے لئے قرآن و حدیث سے حقیقیہ طور
 پر ثابت کرنا ہے۔ (۱) جو کہ آیات و احادیث میں اسلام کے نام سے بعض خطبہ ہو اسے کفر پر حضور
 فاطمہ قرآن مجید و احادیث سے متواترہ ناطق اب اسماعیل کے آئین کیا حکم ہو اگر صریح
 لفظ میں کچھ ہزار کلمہ تواسکا ردی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لافتنہ ۱
 قد کفرتم بعدایمانکم (۲) سابقہ معروض ہو اگر اسماعیل نے وہ آخر زمانہ کی حد
 زمانہ موجودہ پر سیغرض سے جانی کہ مسلمانوں کو کافر کہہ دے مسلمانوں کو کافر کہنے والے کافر آثار
 نسبت اتوا کوا کفار ہوگا (۳) اسل الشیو کو صلا پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر
 حکم کفر ثابت کیا جس میں رسول کلام کو سرکار بالکل مبہم فرما گئے اوسکا ذکر تک زبان پر نہ لایا
 اب اون کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسماعیل نے مسلمین
 مسلمین کو کافر مشرک کہ بتایا جس پر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے
 جو اپنے خاتمہ میں صدائے مسلمانوں کی تکفیر کی جینکے کفر پر نہ آیت نازل اتحاد صحیحہ
 جسکا بیان اولاً گزارش ہوا یہ بھی اونھیں احادیث صحیحہ کی بناء پر کفر ہوگا ابتواسکا ردی فرمایا ہوگا
 تو حکم چنانچہ جو لوگ مشائخین لم اتول اپنی اپنی اسحیاچہ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال و افعال
 جو اپنے یہاں گناہے کفر قطعی تھیں ہر ایک انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث صحیحہ
 سے ثابت ہوا۔ پس کفر کا التزام اس معنی پر ہو چکا کہ نہ ہاں میں ایمان نہ ہاں کفر

پیش نظر رکھیے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بھلا آیات و احادیث
 قاطعہ ثابت کرتے جلیتے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار و سچے مسلمانوں کو
 کافر کہنے والے نکلتے ہیں تو کم صرف اعتبار ہی فرق بتاتے ہیں قول اول آپ کے
 طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہو اسلئے اس میں شک نہ آجائے
 نہیں مٹا یا کتب تصوف کا نام لیکر بکفیر بزرگان ہرگز ہرگز جانتے نہیں لکھ کر سند
 و سند وجود ماننے والوں کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی ہی
 واقعی وہ دعوے تو ایسے تھے کہ اسماعیل کے سر سے بزور زبان بلا طے مصطفیٰ صلی
 تعالیٰ علیہ وسلم کے برگویوں کے تصوف و کمال کا وہند اچلے ورنہ صوفیہ کرام پر
 اعتقاد تو اتنا ہی جو یہاں ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جاوین حقیقت و تعین میں فرق
 کیا ہو اور مطلق و متعین میں کیا اور یہاں اطلاق و تعین سے مراد کیا بدیہیات واضح
 پیش یافتہ ہیں کہ محفل وانیہ کی الفبا ہیں کسر کو قدم قدم پر سکندری و رشتا بہا
 عالیہ میں کہ طور عقل سے ورار الوریہ یہ ادعا طالع سکندری چا کر زیادہ پاؤں پھیلائے
 چٹا موٹھ بڑی بات نہ گائیے ایذا قدر خود شناس ۵ تو کار زمین را نکو ساختی تو
 کہ با آسمان نیز ہمہ داشتی ۵ ماذ اا خدا نک یا معزور فی الخطیئہ ختنہ ہلکت فلیت
 النمل نظر تو تو کم اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو
 پکارنے میں قول و لا مستقل قادر و متصرف بالذات بیعتا الہی جانکر اجادت قدرت
 اکبر فیہ و ان فیض ربانی و واسطہ و وسیلہ مجھ کا اول ہی کفر ہو مگر مسلمانوں پر اسکا اتہام تھا اور
 آپ کے اسماعیل کا اقرار اسے رقیع و غلام نام ان خندگان خستہ کب اسکی تصریح کی یہاں ذرا
 الزام نہ کرنا زور بھی نہیں مگر بزور زبان مسلمانوں کا کافر بنانا اور مجسم احادیث صحیحہ

آپ تمغائے کفر یا حاضر و شایا نام برین نقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت
 پکانا تو قطعی کفر اور انھیں غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کے معنی
 تو فرمائیں یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی و بابت یہی نہ کہ مصیبت زد اپنی
 مصیبتوں میں اون فریادرس اور وہ انکی فریاد کو پہنچیں مکھو حجت الہیہ یوں قائم ہوتی ہے
 حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپ نے اپنے اوسکے غلاموں
 کو کافر بنایا تھا اسی فقرے میں اسی زبان میں عربیہ اوسے وہی ساختہ افرائی کفر
 آپ پر خود کردہ اقرار می ہو کر پلٹا وید الحجۃ السامیہ اتنا افسوس رہ گیا کہ حسب طرح آپ
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھ دیا یوں ہی حجت کر کے
 حضور سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو شکاکشا لکھ جانے تو
 آپ کے نہ کفر کی اور بھی شکستہائی ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک کے پیشوا اسمعیل
 اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں نگراں دہان تو ایک کفر کے چھینہ میں آگئے چھپ چھپ پڑے
 سب کچھ پڑے ہیں دراصل اکمال لطافہ علی شکر سومی لا تو لعا و ہیا لا اور من صلا
 وغیرہ اقصائے حضرت عالم البسنت منظرہ العالی ملاحظہ ہوں تو کلم نعل جہا قول
 نعل سے بہت گھبرائے سرکار جہاں ہی دعوت یہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہیں ہو سکتا
 تو کلم مساجد چھوڑ کر قبور آباد قول کیا خوب سرکار اپنے اطلاق کو دیکھتے جائیں گے
 و بابت کی حد سے بھلی و پچھے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر ہے
 ہر قول کلم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں اقول کیا آپ کے اہمیں کی طرح کہ خدا کا
 علم قدیم نہیں ہے البصل جابل ہے اوسکا علم اختیار می ہو اوسکا کذب جائز ہے رسولوں کو
 ماننا محض خطا ہو وغیرہ وغیرہ کلم مرید ہونا فرض اقول لا فرض یعنی ہم و موکد

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہاں فرض معنی مصطلح شرعی بولے
 توسبیت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجہیل میں کچھ چکے مگر کتبہ دایمہ علیہ
 السلامی اور فاسئلوا اهل الذکر و التسلل کر کے کوئی شخص جو ضیعت کرے تو آپ کس آیت کن آثار
 قاطعہ سے یقیناً التوا اما او سکا کفر ثابت کر سکتے ہیں سرکار زبان کہہ دینا سہل کی بیوثیت
 دام کلنے میں تو لکم ایک بار فاتحہ درود کر دینا اقول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے جی ہاں
 کیوں نہ ہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل سالہ مذور میں بدعت
 لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان میں کہہ چکا کہ بدعت اصل یا عین خلیل انا زانو تو ابھی
 کفر ہوتی تو لکم احکام شرع کی تحقیر کرنا اقول کیا اسمعیل سے بڑھ کر وہ ان احکام
 درکنار اصل اصول ایمان کا سخت تحقیر ہی انکار اسمعزل فرماتے کہ لکنک و انبیاء کو مانو
 تو سلمان ہو یہ کہے انکو مانا محض خطہ ہر تو لکم علما کو حقیر جاننا اقول کیا محمد رسول اللہ
 صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بزرگان میں سمجھاؤ میں آپ کا کیا اگر داتا گھانا صاحبزادہ
 آپ کے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ و آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر و حرکتک ہیختی تھی یونہی
 لگی تو لکم ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا اقول ولا اسمعیل نے کلام
 الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام میں جھوٹ جائز خدا بندوں سے چھپا کر اپنا کلام
 جھوٹا کر دے تو حرج نہیں خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہو (دیکھو او سکا سالہ مکروزی
 اور حضرت عالم اہلسنت کا سچاں السبوح تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ
 سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات دایمہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی
 نگاہ میں قرآن عظیم سے کہیں زیادہ اسکی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض
 کہے او سے سینکے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض

نام لیا اور بدن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور اضافہ و خرد سے بیگا دو
 بیخبر و قلم ایسے لوگوں کو بھی فہمائش کیجیے **قول** سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مہذبہ کو
 کیا کچھ فہمائشیں کی ہیں کیسے کیسے فتاوے اون کے رد میں تخریر فرماتے ہیں سرکار
 علمائے سنت آپ کے سکھانے کے نہیں ان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کا فرمایا
 انھیں نہیں آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علمائے سنت کچھ فعالی ہر افراط و تفریط
 پاک اور ٹھیک صراطِ مستقیم پر ثابت قدم ہیں و الحمد للہ الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ
 روزِ جان و فرزند و شبِ بزمِ مبارک ربیع الاول شریف تاریخِ ہمایون و وارِ دہم کو
 ختم ہوا ائمہِ عظمیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات و ولادت سراپا سعادت
 سے دارین میں کامل مستفیض فرمائے اور اس عجائے کو باعثِ ہدایتِ مخالفین و
 استقامتِ الحق بنائے آمین آمین آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سید
 المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیائہ اجمعین
 و الحمد للہ رب العالمین

یہ سب باتیں
 ہیں جو کہ
 درجہ اول میں
 مذکور ہیں
 و انہی سے
 روایت کی گئی ہے

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱۲۲ قرآن عظیم میں معاذ	۵۲	کفریہ ۶۱۱۵ امام دایک کے تہذیب پانچ بھاری شرک -
۴۳	کفریہ ۲۲ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ شرک ٹھہرا -	"	کفریہ ۶۱۸۵ امام دایک کے غلو پر اور ڈبل شرک
"	کفریہ ۳۸۳۲ اللہ تعالیٰ و ملکہ و انبیاء سب کو معاذ اللہ شرک بتانا -	۵۵	کفریہ ۶۹ دایک کا اپنے امام کے کلمہ کفریہ کو اچھا جاننا -
۴۴	کفریہ ۳۹ دہم معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ پکار لانا	۵۶	کفریہ ۷۰ مقلدین کو شرک بتا کر کلمہ خیر اقول آمہ دایک کا ترکیب کفر ہونا -
۴۵	کفریہ اتم ۴۴ امام دایک کے طور پر شاہ عبدالغنی صاحب کے چہ بھاری شرک -	۵۹	سب دایک کا کفر یہ عقائد ہم ان کے پیشوائے اول نجد ہی کا حال
۴۶	کفریہ ۴۴۲۷ شاہ حاج تینخت ترشک کفریہ ۵۲۱۵ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے	۶۰	با انہی ہم انھیں کفر نہیں کہتے مگر اگر بد جانتے ہیں -
"	کفریہ ۵۳۵۵ حضرت شیخ محمد کے معاذ اللہ تینخت ترشک شغل میں	۶۳	اس تحسیر مقصود و امر محمود -
۴۸	کفریہ ۵۶ امام دایک نام غیر مقلدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کا شرک شد و اعظم	۶۴	ان کتابوں کا شمار جسے اہلکات کا کفریہ ہونا ثابت فرمایا -
	احادیث کے مقابل تقلید یہ کی تا کہ	۶۵	حکم صام میٹ بجلو مجتہد
		۶۶	معتز نے اپنے خط میں کیا کیا لکھا کیسے کیسے منسلال پڑ جائے -
		۶۸	نخل خط مردود

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۶۲	جواب میں تحسیر عجاب	۸۵	مقروض کی اولیٰ گھاتی اور کتبہ فقہ پر اعتراض
۶۳	گزشتہ اول ساری تحریر مقروض کا بڑا سر سے پادریہا سوال سمجھے بغیر بالکل بے مارے کی توبہ ہے۔	۸۶	مقروض کا اقرار کہ باتوں باتوں میں جو علیٰ تعالیٰ عاید مسلم کو گالی دے گا نہ نہیں۔
۶۴	گزشتہ میں مذکور مقروض نے کفر کیا تھا ائمہ اہلسنت کا مساکت مقروض ان سے سب تو خالف تھا۔ مٹھا۔	۸۸	مقروض کا صاف کوئی بچا جانا۔
۶۵	گزشتہ میں مقروض نے غدارانہ پانچ تفصیل میں مقروض نے اس غرض کو کفر میں کہا تھا	۸۹	مقروض کی مرتبہ بددیانتی اور توبہ دہریہ الگوئی۔ یہ کشتہ نشر ہے جو بکا اپنے کے کچھ نہ ہو گا تو مقروض کے نزدیک پھر الزام
۶۶	گزشتہ میں مقروض نے غدارانہ پانچ تفصیل میں مقروض نے اس غرض کو کفر میں کہا تھا	۹۰	گزشتہ میں مقروض کے دیکھو لا و عملا
۶۷	مقروض نے اس غرض کو کفر میں کہا تھا	۹۱	مقروض نے انکال بیان و کفر کو نہ سمجھا۔
۶۸	خود مقروض کے اقوال ثابت کہ امام کا پر حکم کفر میں چہ ان مضامین میں	۹۳	مقروض نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ بھی نہ سمجھی
۶۹	مقروض کا اور کثرت کا جو جواز ہے میں حسرت نہیں۔	۹۴	مقروض کا مقروض کی تحقیق اور مقروض کی تحقیق
۷۰	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۹۶	مقروض کا اقرار ہے کہ مقروض قبول کر لینا
۷۱	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۹۸	مقروض نے کفر یہ بانیہ کو خود کفر ہے کا
۷۲	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۹۹	باقی خسرات مقروض کا رد۔
۷۳	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۱۰۲	مقروض کی لطیفہ شرح۔
۷۴	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۱۰۳	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا
۷۵	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۱۰۴	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا
۷۶	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۱۰۵	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا
۷۷	مقروض کا اقرار کہ امام و مہر پر کفر تھا	۱۰۸	باقی خسرات مقروض کا رد۔

بازار میں مقربان مکتوبہ کو شائع ہوا تھا جبکہ شیخ نے جو اصرار کیا تو کوئی کثرت نہ تھی لہذا دوبارہ یہ طبع ہو گیا ہے۔